بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ہے

اے جہان منتظر خوش باش کا مد و نشان ۔ آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۸۸

مورخہ ۲۳ - رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۳۱ - اکتوبر ۱۹۰۷ء

نمبر (۴۴) ۔ جلد ۶

چہ گویم با تو گر آئی بپا در قادیان بینی ۔ دو امینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

Digitized by Khilafat Library

غافلوں کو خبردار کرو

پیارے احمدیو! خدا تعالیٰ کے وعدہ کے دن بہت جلد چلے آتے ہیں کہ زمین ان لوگوں سے بھر جائے جو خدا کے مسیح کو سلام کہنے والے ہیں اور وہ بدبخت جو آج اللہ کے رسول کے حق میں ناپاک کلمات بولتے ہیں پست اور ذلیل ہو جاویں خدا کی باتیں سچی ہیں اور وہ بہرحال پوری ہونگی پھر مبارک ہیں وہ جو ان دنوں کے جلد لانے میں سعی کرتے ہیں اور خدا کا پیغام تمام دنیا پر پہنچاتے ہیں اگرچہ ہر ایک دوست ایسا نہیں کرسکتا کہ وہ اس تبلیغ کیواسطے باہر نکلے مگر ہر ایک دوست اس زمانہ کی برکات مطبع اور ڈاکخانہ سے فائدہ اٹھا کر اس تبلیغ میں کافی حصہ حاصل کرسکتا ہے یورپ امریکہ کیواسطے تو میگزین سے بڑھکر کوئی شے نہیں اور وہ بڑا کام کر رہا ہے لیکن ہندوستان میں حضرت مسیح موعودؑ کے تازہ الہامات۔ آپکے مقدس کلمات۔ اعتراضات کے جوابات وغیرہ کے ذریعہ سے مختلف گوشوں میں ہماری اخبار میں ایک بے نظیر خدمت کر رہی ہیں حضرت کی ڈاک میں کئی خطوط میں یہ لکھا ہوتا ہے کہ اخبار بدر کو پڑھکر میری تشفی ہوئی اور میں ان شرائط کے مطابق جو اخبار بدر کے صفحہ اول پر لکھی ہوتی ہیں آپ کی بیعت میں شامل ہوتا ہوں بہت سے ایسے آدمی جو ہمارے سلسلہ میں ہنوز داخل نہیں ہوئے لیکن تحقیقات کرنا چاہتے ہیں وہ ہمکو درخواست کرتے ہیں کہ اخبار ان کے نام کچھ عرصہ کیواسطے بلا قیمت جاری کیا جائے بعض انجمنوں کیطرف سے درخواستیں آتی ہیں کہ ہماری کتبخانہ میں اپنا اخبار آیا کرے۔ اس طرح کے کوئی پانچ دس اخبار تو ہم بلا قیمت یا رعایتی قیمت پر ہر سال جاری کر دیتے ہیں مگر افسوس ہے کہ ہمارے پاس کوئی ایسا فنڈ نہیں جسمیں سے ان درخواستوں کی تعمیل ہوسکے اخبار بدر کے عمدہ کاغذ اور باقاعدہ اشاعت اچھی لکھائی عمدہ چھپائی کے ساتھ صرف ۲ روپے کی قیمت ایسی ہے کہ اب تک مالک اخبار کو کچھ نفع نہیں ملا بلکہ اب تک وہ غریب اپنے پاس سے سینکڑوں روپے خرچ کر چکا ہے اس واسطے میں نے سوچا ہے کہ ہندوستان میں اخبار بدر کے ذریعہ سے تبلیغ کیواسطے ایک فنڈ کھولا جائے اس کا نام بدر تبلیغ فنڈ ہوگا جو احباب اسمیں کچھ رقم ارسال فرماوینگے اس سے ہندوستان کے مختلف مقامات میں اور کتبخانوں اور پبلک لائبریریوں میں اخبار پہونچایا جائیگا۔ لائبریریوں میں اخباروں کا پہنچنا بہت مفید ہوتا ہے کیونکہ ایک اخبار کو بہت آدمی پڑھ لیتے ہیں اور اسی فنڈ سے مختلف مدارس ہند میں اخبار روانہ کیا جاوے تاکہ مدارس کے طلبا پر نیک اثر ہو اور وہ سلسلہ کی طرف رجوع کریں یہ ایک بڑے ثواب کا کام ہے مبارک ماہ رمضان میں امید ہے کہ احباب اس کام کیواسطے اپنی صدقات دیکر ثواب حاصل کرینگے اس فنڈ کا آمد و خرچ ہفتہ وار اخبار میں دکھایا جاویگا۔ والسلام (مینیجر اخبار بدر)

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

ہند مین سلطنت برطانیہ کی مشابہت رومی سلطنت کے ساتھ

حضرت عیسیٰ کے زمانہ مین رومی سلطنت اپنے عروج مین تہی اور یہود کا ملک بہی ان کے قبضہ مین اسی طرح سے تہا جیسا کہ آجکل ہنود کا ہے اور جس طرح ہندو مسلمان کے رواج اور مذہبی احکام کا لحاظ قانون انگریزی مین کیا جاتا ہے۔ اسی طرح رومی لوگ جو خود بت پرست تھے۔ یہود کے ساتھ نیک سلوک کرتے تھے۔ آجکل اکثر مورخین اور مدبرین اس بات کیطرف گئے ہین۔ کہ ہند مین انگریزی سلطنت بالکل رومی سلطنت کے مشابہ ہے۔ چند سال ہوئے کہ اخبار پایونیر مین بہی اس پر ایک مضمون نکلا تہا۔ یہ مشابہت بہی منجملہ ان مشابہتون کے ہے جو حضرت عیسے اور اس کے زمانہ کو اس زمانہ اور اس کے مسیح موعود کے ساتھ ہے حال مین پادری میک نی کول صاحب نے لندن کے ماہی رسالہ ہبرٹ جرنل بابت ماہ اکتوبر ۱۹۰۷ء مین ایک مضمون کے دوران مین لکھا ہے "۔ اکثر ہندیون کے موجودہ مذہبی طرز مین بہت سی پیچیدگیان ہین۔ یہ کہنا کوئی نئی بات پیش کرنا نہ ہوگا۔ کہ موجودہ ہندوستانیون کے حالات دوسری صدی کی رومی سلطنت کے ماتحت لوگون کے ان مذہبی حالات سے بالکل متوازی ہین جن کا ذکر گبن نے اپنی کتاب مین کیا ہے جیسا کہ اس وقت رومی سلطنت کے ماتحت لوگ توہمات کی پیروی کرتے تھے اور بہت سے معبودون کی پرستش مین مصروف تھے یہی حال آجکل ہندوستان کا ہے۔ اور جیسا کہ اس وقت چالاک نوجوان اپنے بزرگون کے مذہب سے منکر اور متنفر ہوکر نئے خیالات پیدا کرنے لگ گئے تہے۔ ویسا ہی آجکل ہندوستانی نوجوانون کا حال ہے۔

انجیل یوحنا کا مصنف کون تہا

مذکورہ بالا میگزین مین پروفیسر بکن صاحب نے انجیل یوحنا پر ایک مضمون لکھا ہے جسمین کچھ اقتباس ناظرین کی دل چسپی سے خالی نہ ہوگا۔

" رنین نے لکھا ہے کہ لازر کا قصہ جو یسوع نے بیان کیا ہے۔ وہ یسوع کا ایک پاکیزہ افترا تہا جو بسبب مجبوریون کے اُسے گہڑنا پڑا تہا" یوحنا نے اپنی کتاب مین کوئی ایسا اشارہ نہین کیا۔ کہ مین جو کچھ لکھتا ہون وہ میرے چشم دید واقعات ہین" نہ اس نے تاریخی رنگ مین یہ سب کچھ لکھا ہے اور نہ اسکا دعوے مورخ ہونے کا تہا" معلوم نہین کہ اس انجیل کے لکھنے والا کون تہا۔ انجیل یوحنا کو عیسائیت کے ابتدائی زمانہ کا ایک ریکارڈ کہا جاسکتا ہے۔

عیسائی عورتون کو نصیحت

امریکہ کے ایک ماہواری رسالے دی بیلانس نام بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۷ء مین ایڈگر لارکن نے ایک مضمون بعنوان آنے والا خطرہ چہاپا ہے۔ جس مین یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ عیسائیون مین جس قدر شادیان ہوتی ہین وہ پچاسی فیصدی ایسی ہوتی ہین کہ اگر ملک کا قانون اجازت دے تو فوراً طلاق ہوجائے۔ اس مضمون مین عورتون کو ابہارا گیا ہے۔ کہ وہ اپنے حقوق کی نگہداشت کرین اور ان کے واسطے لڑائی کرین کیونکہ عیسائی دین مین عورتون پر سخت ظلم ہو رہا ہے اس مضمون مین سے چند فقرات کا ترجمہ ذیل مین کیا جاتا ہے۔

" عورتون کو چاہیئے۔ کہ سب سے اول بائبل سے بالکل قطع تعلق کرلین۔ خواہ پرانا عہدنامہ ہو اور خواہ نیا عہدنامہ ہو۔ بائبل تو عورتون کی ذلت اور قید کے واسطے ایک پہندا ہے جوان کو ہلاک کر دیتا ہے اے فرقہ زنان اگر تم ساری بائبل کو یکدفعہ چہوڑنے کی جرأت نہین پاتین تو پہر ایک قینچی لو اور بائبل مین جہان کہین عورتون کے متعلق کچھ لکہا ہے اس کو کاٹ کر پہینک دو۔ سب یک دفعہ نہین تو ایک ایک آیت کرکے کاٹ پہینکو۔ کروڑون عورتین عیسائی دین کے عقائد کے سبب ہلاکت کا موہنہ دیکھ چکی ہین اے ہمارے عظیم الشان ملک کی عورتو! تم پولس رسول کے مہلک پنجے مین گرفتار ہوکر کیون قابل نفرت غلامی مین پڑی ہو۔ بڑے بڑے عالم اور فاضل راتدن اس ہمت مین مصروف ہین کہ فرقہ زنان کے بڑے دشمن پولوس کے پنجہ سے تم کو چہوڑائین...... اے پولوس۔ آج آکر دیکھ۔ امریکہ مین لاکہون گہر جہنم کا نمونہ بنے ہوئے ہین...... اے عورتو! اپنی کلبین بناؤ۔ انجمنین قایم کرو۔ پر یاد رکھو۔ دین عیسوی سے الگ رہو کیونکہ وہ طلاق کی اجازت نہین دیتا۔ مین نے ۱۴ ارجنوری ۱۹۰۷ء کو ایک چٹھی ملک مین شائع کی تہی کہ جو جوڑے اپنی شادی پر ناراض ہین اور باہمی موافقت نہین رکھ سکتے ان کو طلاق کی اجازت ہونی چاہیئے۔ اس پر ہزارون خط میرے پاس آئے۔ جنہون نے میری بات کو پسند کیا۔ یہ ملک کی حالت ہے"۔

نظم

اے ظہور نور حق از روئے تو
مہبط روح الامین مشکوئے تو

ویدنت یاد خدا افزون کند
مخبر صادق بشارت گوئے تو

آمدی تا دین آن خیر الوریٰ
زندہ گردد از لب دلجوئے تو

مجمع قدوسیان دارالامان
مجلس روحانیان در کوئے تو

قادیانت مرجع رندلان
منظر ایمانیان گیسوئے تو

زور ہر اعدائے این دین متین
پست شد از ہمت بازوئے تو

چون قدومت شد بمنہاج الرسل
عالمان این زمان بدگوئے تو

زور ہا د چارہ جوئی ہا کنند
کے توانند کاستن یکموئے تو

لیکہرام دا آتہم ڈوئی و غیر
خائب و خاسر ز پیشین گوئی تو

انتظارم ہست از حلم خدا
زود بینم خواری بدگوئے تو

اے مبارک روز کانجا بودہ ام
چون گدا یا شاہ در پہلوئے تو

قاتل خنزیر د جال الشقی
ماحی بدعات گفت و گوئی تو

شاد باش اے نفس نافرجام من
آب رفتہ شد روان در کوئے تو

جذبہ شوق جمال دلربا
میکشد مارا بہر دم سوئے تو

ز[illegible] انسیان پہ[illegible]
عبد خالق واصف گل روئے تو

اکبر و حامد و ثاقب روز و شب
عندلیبان ریاض کوئے تو

اکبر اوصف لسانت چون کنم
بس لو در دہم فدا بر روئے تو

بہر ہر حاجت نہ پیش کردگار
[illegible] نرگس جادوئے تو

حجت تقلید من برہان من
آن حکیم الامت حقگوئے تو

قبلہ حاجات روئے تو بس است
کعبہ دعوات من ابروئے تو

فارسی بگذار اے عبدالصمد
شد بکشمیری زبان خوش خوئے تو

عبدالصمد احمدی بندہ پور کشمیر

ڈائری

القول الطیب

۱۷۔ اکتوبر۔ بوقت سیر

ایک شخص نے سوال کیا کہ نماز مین کھڑے ہو کر اللہ جل شانہ کا کس طرح کا نقشہ پیش نظر ہونا چاہیئے۔؟

حضرت اقدسؑ نے فرمایا۔ موٹی بات ہے قرآن شریف مین لکھا ہے۔ ادعوہ مخلصین لہ الدین ۔ اخلاص سے خداتعالی کو یاد کرنا چاہیئے اور اس کے احسانون کا بہت مطالعہ کرنا چاہیئے۔ چاہیئے کہ اخلاص ہو احسان ہو اور اس کی طرف ایسا رجوع ہو کہ بس وہی ایک ربّ اور حقیقی کارساز ہے۔ عبادت کے اصول کا خلاصہ اصل مین یہی ہے۔ کہ اپنے آپ کو اس طرح سے کھڑا کرے۔ کہ گویا خدا کو دیکھ رہا ہے اور یا یہ کہ خدا اسے دیکھ رہا ہے۔ ہر قسم کی ملونی اور ہر طرح کے شرک سے پاک ہو جاوے اور اسی کی عظمت اور اسی کی ربوبیّت کا خیال رکھے۔ ادعیہ ماثورہ اور دوسری دعائین خدا سے بہت مانگے۔ اور بہت توبہ و استغفار کرے۔ اور بار بار اپنی کمزوری کا اظہار کرے۔ تاکہ تزکیہ نفس ہو جاوے اور خدا سے پکا تعلق ہو جاوے اور اسی کی محبت مین محو ہو جاوے اور یہی ساری نماز کا خلاصہ ہے اور یہ سارا سورہ فاتحہ مین ہی آجاتا ہے۔ دیکھو ایاک نعبد وایاک نستعین مین اپنی کمزوریون کا اظہار کیا گیا ہے۔ اور امداد کیلئے خداتعالی سے ہی درخواست کیگئی ہے اور خداتعالی سے ہی مدد اور نصرت طلب کیگئی ہے اور پھر اس کے بعد نبیون اور رسولون کی راہ پر چلنے کی دعا مانگی گئی ہے اور ان انعامات کو حاصل کرنے کے لئے درخواست کیگئی ہے۔ جو نبیون اور رسولون کے ذریعہ سے اس دنیا پر ظاہر ہوئے ہین اور جو انہین کی اتباع اور انہین کے طریقہ پر چلنے سے حاصل ہو سکتے ہین اور پھر خداتعالی سے دعا مانگی گئی ہے۔ کہ ان لوگون کی راہون سے بچا جنہون نے تیرے رسولون اور نبیون کا انکار کیا اور شوخی اور شرارت سے کام لیا اور اسی جہان مین ہی ان پر غضب نازل ہؤا یا جنہون نے دنیا کو ہی اپنا اصلی مقصود سمجھ لیا اور راہ راست کو چھوڑ دیا۔ اصلی مقصد نماز کا تو دعا ہی ہے اور اس غرض سے دعا کرنی چاہیئے۔ کہ اخلاص پیدا ہو اور خداتعالی سے کامل محبت ہو اور معصیّت سے جو بہت بری بلا ہے اور نامۂ اعمال کو سیاہ کرتی ہے۔ طبعی نفرت ہو اور تزکیۂ نفس اور روح القدس کی تائید ہو۔ دنیا کی سب چیزون جاہ و جلال مال و دولت عزّت و عظمت سے خدا مقدم ہو اور وہی سب سے عزیز اور پیارا ہو۔ اور اس کے سوائے جو شخص دوسرے قصے کہانیون کے پیچھے لگا ہؤا ہے۔ جن کا کتاب اللہ مین ذکر تک نہین وہ گمراہ ہؤا ہے اور محض جھوٹا ہے۔ نماز اصل مین ایک دُعا ہے جو سکھائے ہوئے طریقہ سے مانگی جاتی ہے۔ یعنے کبھی کھڑے ہونا پڑتا ہے۔ کبھی جھکنا اور کبھی سجدہ کرنا پڑتا ہے۔ اور جو اصلیت کو نہین سمجھتا وہ پوست پر ہاتھ مارتا ہے۔

فرمایا۔ مصائب اور شدائد کا آنا نہائت ضروری ہے کوئی نبی نہین گذرا جس کا امتحان نہین لیا گیا۔ جب کسی کا کوئی عزیز مر جاتا ہے تو اس کے لئے یہ بڑا نازک وقت ہوتا ہے مگر یاد رکھو ایک پہلو پر جانے والے لوگ مشرک ہوتے ہین۔ آخر خدا کی طرف قدم اٹھانے اور حقیقی طور پر اہدنا الصراط المستقیم والی دعا مانگنے کے یہی معنے تو ہین۔ کہ خدایا وہ راہ دکھا۔ جس سے تو راضی ہو اور جس پر چل کر نبی کامیاب اور بامراد ہوئے۔ آخر جب نبیون والی راہ پر چلنے کے لئے دعا کی جاوے گی۔ تو پھر ابتلاؤن اور آزمائشون کے لئے بھی تیار رہنا چاہیئے اور ثابت قدمی کے واسطے خدا سے مدد طلب کرتے رہنا چاہیئے۔ جو شخص یہ چاہتا ہے۔ کہ صحت و عافیت بھی رہے۔ مال و دولت مین بھی ترقی ہو۔ اور ہر طرح کے عیش و عشرت کے سامان اور مالی اور جانی آرام بھی ہون۔ کوئی ابتلا بھی نہ آوے۔ اور پھر یہ کہ خدا بھی راضی ہو جاوے ڈابلہ ہے۔ اور کامیابی حاصل نہین کر سکتا۔ جن لوگون پر خدا راضی ہؤا ہے ان کے ساتھ یہی معاملہ ہؤا ہے۔ کہ وہ طرح طرح کے امتحانون مین ڈالے گئے اور مختلف مصائب اور شدائد سے ان کا سامنا ہؤا۔ حضرت ابراہیم پر دیکھو۔ کیسا نازک ابتلا آیا تھا اور پھر اس کے بعد سب نبیون کے ساتھ یہی معاملہ رہا۔ یہان تک کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ آ گیا۔ دیکھو ان کو پیدا ہوتے ہی یتیمی کا سامنا ہؤا۔ یتیمی بھی تو بری بلا ہے۔ خدا جانے کیا کیا دُکھ اٹھائے۔ اور پھر دعوے کرتے ہی مصیبتون کا ایک پہاڑ ٹوٹ پڑا تھا۔ —

یاد رکھو۔ انبیاء کا دوسرا نام اہل بلا و اہل ابتلا بھی ہے۔ ابتلاؤن سے کوئی نبی بھی خالی نہین رہا۔ ایک روائیت مین ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گیارہ بیٹے فوت ہوئے تھے اور پھر انبیاء کو تو رہنے دو امام حسینؓ کو دیکھو کہ ان پر کیسی کیسی تکلیفین آئین۔ آخری وقت مین جو ان کو ابتلا آیا تھا کتنا خوفناک ہے لکھا ہے۔ کہ اس وقت ان کی عمر ۵۷ برس کی تھی اور کچھ آدمی ان کے ساتھ تھے۔ جب ۱۶ یا ۱۷ آدمی ان کے مارے گئے اور ہر طرح کی گھبراہٹ اور لاچاری کا سامنا ہؤا تو پھر ان پر پانی کا پینا بند کر دیا گیا اور ایسا اندھیر مچایا گیا۔ کہ عورتون اور بچون پر بھی حملے کئے گئے اور لوگ بول اُٹھے۔ کہ اس وقت عربون کی حمیت اور غیرت ذرا بھی باقی نہین رہی۔ اب دیکھو کہ عورتون اور بچون تک بھی ان کے قتل کئے گئے۔ اور یہ سب کچھ درجہ دینے کے لئے تھا۔ جاہل تو کہین گے۔ کہ وہ گنہگار اور بداعمال تھے۔ اس لئے ان پر یہ تکلیف آئی۔ مگر ان کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ آرام سے کوئی درجہ نہین ملا کرتا۔ جو لوگ ایک ہی پہلو پر زور دئے جاتے ہین اور ابتلاؤن اور آزمائشون مین صبر نہین چاہتے۔ اندیشہ ہے کہ وہ دین ہی چھوڑ دین جیسے کہ شیعہ لوگ ہین۔ کہ اس حقیقت کو تو دیکھتے نہین جو امتحانون اور آزمائشون کے بعد حاصل ہؤا کرتی ہے اور نہ ہی اس کی پروا کرتے ہین مگر سیاپا لگاتار کئے جاتے ہین اور چھوڑنے مین نہین آتے کیا امام حسین نے انھین وصیّت کی تھی کہ میرے بعد میرا سیاپا کرتے رہنا۔ یاد رکھو جتنے اولیاء اللہ اور مقرب لوگ گذرے ہین ان کے بڑے بڑے تلخ امتحان ہوئے ہین اور جو پہلون کا حال ہے وہ آنیوالون کے لئے ایک سبق ہے یہ تو بڑی غلطی ہے کہ ایک طرف تو انسان چاہے۔ کہ ہر طرح کی آسودگی اور آرام ہو اور خوشنودی کے سب سامان مہیا ہون اور دوسری طرف مقرب اللہ بھی بنجاوے یہ تو ایسا مشکل ہے جیسے اونٹ کا سوئی کے نکے مین سے گذر جانا۔ بلکہ اس سے بھی ناممکن۔ جب تک ابتلاؤن اور امتحانون مین انسان پورا نہ اُترے وہ کچھ نہین بنتا۔ (الحکم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۲۳۔ رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ مطابق ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۱۔ اُریک ما اُریک و من عجائب ما یرضیک

ترجمہ۔ مین تجھے دکھاؤنگا جو کچھ دکھاؤنگا اور نیز وہ عجائب باتین دکھاؤنگا۔ جن سے تو خوش ہوگا۔

۲۔ آپکے لڑکا پیدا ہوا ہے (یعنی آیندہ کسی وقت لڑکا پیدا ہوگا۔)

۳۔ رَدَّ الیھا رَوحھا و ریحانھا یعنی تمہاری بیوی کیطرف تازگی اور تازہ زندگی واپس کیگئی۔

۴۔ و اِمّا نرینّ احداً منہم

اور اگر مخالفین یا معترضین مین سے تیرے پاس کوئی آدمی (ترین کے اسجگہ یہی معنے ہین)

۵۔ اِنّا نبشّرک بغلامٍ حلیم۔

ہم تجھے ایک حلیم لڑکے کی خوشخبری دیتے ہین

۶۔ ینزل منزل المبارک

ترجمہ۔ وہ مبارک احمدؑ کی شبیہ ہوگا۔

۷۔ ساقیا آمدنِ عید مبارک بادت

۸۔ اِنّ اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون۔

ترجمہ تحقیق اسد ان لوگون کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہین اور نیکی کرتے ہین۔

فرمایا۔ بعض متوحش خوابین بھی ہین جیسا کہ بعض کو قبرستان مین دفن کیا ایک گوسپند مسلوخ دیکھا معلوم نہین اسکی حقیقت کیا ہے اور کونسا محل ہے۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

میان محمد عثمان صاحب مگوتی ملک برہما
میان محمد اکبر صاحب ۔ سیلون
میان عمر دین صاحب ۔ گریام نوان شہر جالندہر
میان کرم دین صاحب ۔ بھڑی شاہ رحمان گجرانوالہ
مسمات سکینہ بی بی ۔ گوجر پور ضلع کٹک
مسمات پیر بی بی " " "
خواجہ شمس الدین صاحب ماندے برہما
مسمات خورشید بیگم ۔ علی پور کبیر والہ ملتان
مسمات رحمت بی بی " " "
میان علی محمد صاحب بھمبر پور ضلع میر پور
مندا ۔ رعیہ ۔ سیالکوٹ
رو ڑا " " "

عید فنڈ

برادران! عید الفطر کا مبارک دن قریب آتا جاتا ہے۔ مدرسہ کے واسطے عید فنڈ کا ایک روپیہ فی کس جیسا کہ ہمیشہ جمع ہوا کرتا ہے یا غریب احباب سے اس سے کم جسقدر وہ دے سکین اور صدقہ فطر کی رقم مساکین کے واسطے جمع کر کے مدرسہ کے فنڈ مین بہت جلد ارسال فرماوین۔ مدرسہ کی چونکہ کوئی خاص آمد نہین ہے اور خرچ بہت ہو رہا ہے اسواسطے امداد کی بہت ضرورت ہے۔ مقامی انجمنون کے سکریٹری صاحبان ابھی سے اس کے متعلق پوری توجہ کے ساتھ مناسب تجاویز کر رکھین۔

مبارک

نہائیت خوشی کی بات ہے۔ کہ دفتر الحکم مین لیتھو کی مشین آگئی ہے۔ جس پر کام شروع ہوگیا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے جو فضل مسیح موعود کے شامل حال ہین ان مین سے ایک یہ بات ہے۔ کہ اس چھوٹے سے گاؤن مین آپکے سلسلہ کی خدمت کے واسطے خدا تعالےٰ نے مشین بھی بھیجدی۔ ہم شیخ یعقوب علی صاحب کو اس پہ مبارک باد کہتے ہین اور دعا کرتے ہین کہ اللہ تعالےٰ ان کے کارخانے کو اور بہی ترقی دے اور دینی خدمات کی ادائگی کی اس سے بہی بڑھکر ان کو توفیق دے۔

ضرورت

دفتر بدر کے واسطے ایک محرر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ سر دست دس سے پندرہ تک ہوگی۔ درخواستین جلد آنی چاہئین۔

دعا مدد

مین اپنی صحت جسمانی اور ترقی ایمان اور عمل صالح کی بجا آوری کے لئے دعا کا خواستگار ہون۔ ؎

مگر صاحبدلے روزے برحمت
کند بر حال این مسکین دعائے

طالب دعا۔ خاکسار نبی بخش

ترجمہ پارہ اول

مولفہ حضرت مولوی نور الدین صاحب کی قیمت بجائے چار آنہ کے صرف ۲ کر دیگئی ہے (۲) دو آنے کے ٹکٹ بھیجنے سے ایک نسخہ ارسال کیا جا سکتا ہے۔
محمد عبد الرشید احمدی مالک مطبع صدر بازار کیپ میرٹھ

معائینہ مدرسہ

مدرسہ تعلیم الاسلام کا معائینہ انسپکٹر صاحب و اسسٹنٹ انسپکٹر صاحب نے کیا۔ رائے بک مین رپورٹ فی الجملہ عمدہ لکھی ہے۔ مفصل آئندہ انشاء اللہ

شاخہائے صدر انجمن احمدیہ

مخدومنا اخویم مکرم مفتی محمد صادق صاحب اڈیٹر اخبار بدر
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جیسا کہ آپکے اخبار کے ذریعہ سے پہلے ہی احمدی احباب کو مطلع کیا جا رہا ہے۔ انجمنوں کا قیام ہر جگہ جہاں کافی تعداد احمدیوں کی موجود ہو نہایت ضروری ہے اس کے متعلق جس قدر تحریک کی گئی تھی۔ اس میں اب کسی قدر کامیابی کا رنگ نظر آنے لگا ہے۔ فالحمد للہ علی ذالک۔
قواعد برائے شاخہائے صدر انجمن طبع کرا کر ہر جگہ احمدی احباب کی خدمت میں بھیجے گئے اور بعض جگہ انجمنیں قائم ہو کر کام شروع ہو گیا ہے۔ صدر انجمن احمدیہ نے بالفعل حسب ذیل مقامات پر تجربۃً انجمن ہائے ضلع قائم کی ہیں اور ان انجمنوں سے یہ درخواست کی ہے کہ وہ اپنے علاقوں میں مفصلات کے اندر انجمنیں قائم کر کے رجسٹروں کی تکمیل کریں۔ اور تعطیلات دسمبر سے پہلے پہلے اس کام کی تکمیل کی کوشش کریں۔ ذیل کے مقامات پر انجمن ہائے ضلع قائم کی گئی ہیں۔

انجمن احمدیہ کپورتھلہ۔ ریاست کپورتھلہ کے لئے۔
انجمن احمدیہ سیالکوٹ۔ ضلع سیالکوٹ کے لئے۔
انجمن احمدیہ مالیرکوٹلہ۔ ریاست مالیرکوٹلہ کے لئے۔
انجمن احمدیہ شملہ۔ ضلع شملہ کے لئے۔
انجمن احمدیہ لاہور۔ ضلع لاہور کے لئے۔
انجمن احمدیہ کوئٹہ۔ ضلع کوئٹہ وغیرہ کے لئے۔
انجمن احمدیہ پشاور۔ ضلع پشاور کیلئے۔ تحصیل صوابی ہوتی شامل نہیں ہیں۔
انجمن احمدیہ مردان۔ تحصیل مردان کے لئے۔
انجمن احمدیہ گجرات۔ ضلع گجرات کے لئے۔
انجمن احمدیہ ڈیرہ غازیخاں۔ ضلع ڈیرہ غازیخاں کے لئے۔
انجمن احمدیہ چندوسی ضلع مرادآباد کے لئے۔
انجمن احمدیہ بھٹنڈہ۔ ملازمین ریلوے کیلئے۔
انجمن احمدیہ قادیان دارالامان۔ ضلع گورداسپور کیلئے۔
انجمن احمدیہ بنگہ۔ ضلع جالندھر کے لئے۔
انجمن احمدیہ پٹیالہ۔ ریاست پٹیالہ کے لئے۔
انجمن احمدیہ لکھنؤ۔ ضلع لکھنؤ کے لئے۔
انجمن احمدیہ مظفرنگر۔ ضلع مظفرنگر اور نجیب آباد کیلئے۔
انجمن احمدیہ کراچی۔ ضلع کراچی کے لئے۔
انجمن احمدیہ گگوٹی و منسو۔ کمشنری گگوٹی کے لئے۔
انجمن احمدیہ امرتسر۔ ضلع امرتسر کے لئے۔
انجمن احمدیہ بستی وریام کملانہ ضلع جھنگ کیلئے۔
انجمن احمدیہ انبالہ۔ ضلع انبالہ کیلئے۔
انجمن احمدیہ سہارنپور۔ ضلع سہارنپور کیلئے۔
انجمن احمدیہ الہ آباد۔ ضلع الہ آباد کیلئے۔
انجمن احمدیہ حیدرآباد دکن۔ ریاست حیدرآباد دکن کیلئے۔

اس وقت جناب کو تکلیف دینے سے میری غرض ایک یہ ہے اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے۔ کہ ایک نیک کام شروع ہو کر چھوٹی چھوٹی رکاوٹوں سے یا محض سستی سے وہ رک جاتا ہے میری یہ التماس احمدی احباب اور خصوصاً ان احمدی انجمنوں کی خدمت میں یہ ہے۔ کہ اس کام میں کسی روک اور مشکل کی پرواہ نہ کریں بلکہ جس مستعدی کے ساتھ اس کو شروع کیا ہے اسی ہی بلکہ زیادہ مستعدی اور دینی جوش سے اس کی تکمیل کی کوشش کریں۔ صدر انجمن بھی انشاءاللہ اس کام میں ہر طرح کی امداد کیلئے تیار ہے اور اپنے وعدہ کے مطابق انجمن صدر انجمن ہائے ضلع کی خدمت میں بجٹ اخراجات ۱۹۰۸ء بھیج بھی دئے ہیں۔ میں صدر انجمن کی طرف سے ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس کار خیر میں سبقت کر کے ایک نظام قائم کرنا چاہا ہے بالخصوص قابل شکریہ اڈیٹر صاحب الحکم ہیں جو اس کیلئے اکثر اپنے قیمتی اخبار میں احباب کو توجہ دلاتے رہتے ہیں اور ایسا ہی اڈیٹر صاحب بدر جو اڈیٹر صاحب الحکم کی طرح ہر قسم کی قومی تحریکوں میں لگے رہتے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء اور انجمنوں میں خاص طور پر قابل شکر انجمن ضلع سیالکوٹ ہے جسنے اپنے ضلع میں نظم قائم کر کے صدر انجمن سے بھی پیر محسوس کیا اور بہت کچھ ہمت کی اور کر رہی ہیں ہر ایک تحریک میں برکت ڈالنے والا اللہ اس کو کامیاب کرے گا انشاءاللہ تعالیٰ ہی ہے مگر انجمن ضلع سیالکوٹ نہ صرف بہت سی مفید اور نیک تجاویز کے پیش کرنے میں ہی بلکہ ان تجاویز پر عمل کر کے دکھانے میں سبقت لے گئی ہو خدا تعالیٰ اس جماعت کے اراکین وجملہ افراد کو جزائے خیر دے۔ اسی وقت مجھے ذیل کی مطبوعہ چٹھی میرے مکرم سید حامد شاہ صاحب سکرٹری انجمن ضلع سیالکوٹ کی طرف سے پہونچی ہے۔ جس کو میں اس غرض سے آپکے قیمتی اخبار میں طبع ہونے کیلئے بھیجتا ہوں کہ تا اس نمونہ کو دیکھ کر دوسرے انجمنیں بھی عملی کارروائی میں سستی نہ کریں اور جلد کریں دراصل بہت تھوڑا وقت رہ گیا ہے اور یہ کام بڑا اہم ہے اور صدر انجمن احمدیہ کی یہ خواہش ہے۔ کہ تعطیلات دسمبر میں جب احباب جلسہ پر تشریف لاویں تو اس وقت تک انجمنوں کا نظام پوری طرح سے قائم ہو چکا ہو۔ میں امید کرتا ہوں کہ دیگر احمدی انجمنیں عملی کارروائی کی خوشخبری سنا کر بہت جلد خاکسار کو اور صدر انجمن احمدیہ کو مشکور فرمادیں گے اور اس جواب کیلئے بہت بیتابی سے انتظار میں ہوں۔ رکھیں گے۔ اور جن اضلاع سے ابھی تک انجمن ضلع قائم کرنیکی درخواست نہیں آئی وہ بھی اسطرف توجہ فرمادیں گے چٹھی مذکورہ جناب سکرٹری صاحب انجمن ضلع سیالکوٹ جو دراصل نقل چٹھی ہے جو انہوں نے اپنے ضلع کے احمدی احباب میں شائع کی ہے ذیل میں درج ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔

اخویم حبّی فی اللہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مجھو انجمن احمدیہ ضلع سیالکوٹ کی طرف سے ہدایت کی گئی ہے۔ کہ آپ کی خدمت میں اس کارروائی کی اطلاع دیجائے جو اجلاس منعقدہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۰۷ء میں حسب منشاء قاعدہ (۵) قواعد شاخہائے مرتبہ صدر انجمن احمدیہ قادیان دربارہ انتخاب عہدہ داران جدید عمل میں آئی ہے سو میں حسب ہدایت طبع شدہ انتخاب کارروائی جلسہ منعقدہ ۱۳ اکتوبر کو اس عریضہ کے شامل کر کے ارسال خدمت کرتا ہوں۔ اس انتخاب عہدہ داران کی اطلاع آپ کی خدمت میں اس لئے دیجاتی ہے کہ تا آئندہ آپ حسب منشاء قاعدہ نمبر ۱ قواعد شاخہائے اپنی تمام انجمنوں کے ہر قسم کے چندے انجمن ضلع کی معرفت صدر انجمن احمدیہ قادیان کی خدمت میں ارسال کریں اور آئندہ بہ پابندی قواعد جدید کوئی رقم کسی قسم کی براہ راست انجمن احمدیہ صدر قادیان میں ارسال کرنے سے اجتناب کریں تاکہ انتظام مجوزہ صدر انجمن احمدیہ قادیان احسن طریق سے حسب منشاء قواعد عمل میں آوے آپ قواعد جدید متعلقہ شاخہائے کے قاعدہ نمبر (۶) میں ہر ایک عہدہ دار منتخبہ کے فرائض ملاحظہ کریں گے۔ اور انتخاب طبع شدہ مشمولہ عریضہ ہذا سے آپکو وہ معزز عہدہ داران معلوم ہو جائیں گے جو باتفاق رائے جلسہ منعقدہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۰۷ء میں مقرر ہوئے ہیں بہ پابندی قواعد جدید آپکو ضروری ہوگا کہ آپ آئندہ ہر ایک عہدہ دار کے متعلق اس کے فرائض کا لحاظ رکھیں۔

۲۔ نیز مجھے ہدایت کیگئی ہو کہ میں حسب منشاء رزولیوشن نمبر (۱) اجلاس منعقدہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۰۷ء انجمن ضلع سیالکوٹ آپکی خدمت میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کے کارڈ مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۰۷ء کی نقل پیش کروں جو اپنے مقاصد اور اغراض کی تکمیل کیواسطے سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان نے انجمن ضلع سیالکوٹ کے پاس ارسال فرمایا ہے۔ وہو ہذا + بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ از دفتر سکرٹری صدر انجمن قادیان دارالامان۔ بخدمت سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ سیالکوٹ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ (۱) مجلس ناظم صدر انجمن احمدیہ قادیان نے اپنے اجلاس منعقدہ ۲۹ ستمبر ۱۹۰۷ء میں بر رزولیوشن ۵۱۵ پاس کیا ہے کہ انجمن احمدیہ سیالکوٹ کو انجمن ضلع مقرر کیا جاوے اس کا علاقہ ضلع سیالکوٹ ہوگا۔ اس لئے بروئے فیصلہ رزولیوشن مذکورہ آپکی خدمت میں عرض کیا جاتا ہے کہ تعطیلات دسمبر سے پہلے پہلے اپنے ضلع میں انجمن کی شاخیں قائم کر کے رجسٹرات مندرجہ قواعد کی تکمیل کریں اور چندہ کی وصولی کریں اور ہر طرح کی تکمیل سے دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمادیں (۲) بروئے قاعدہ ۱۵ قواعد شاخہائے صدر انجمن احمدیہ قادیان بجٹ اخراجات و آمد صدر انجمن احمدیہ برائے سنہ ۱۹۰۸ء ارسال ہے براہ مہربانی حسب قاعدہ مذکورہ بہت جلد اپنے ضلع کی انجمنوں کی ...... رائے کے ساتھ واپس ارسال فرمادیں والسلام۔ دستخط محمد علی سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان ۱۳ اکتوبر ۱۹۰۷ء اس کارڈ کے پیش کرنیکے بعد میں حسب ہدایت انجمن احمدیہ ضلع سیالکوٹ بذریعہ عریضہ ہذا آپ کی خدمت میں اطلاع دیتا ہوں کہ آپ ۱۷ نومبر ۱۹۰۷ء کی صبح کو یہاں پہنچ جاویں جو تاریخ آپکی شمولیت جلسہ کی قرار پائی ہے اس جلسہ میں قواعد جدیدہ پر مزید غور ہوگی۔ تاکہ آئندہ ایسا احسن طریق اختیار کیا جاوے۔ کہ جس سے کارڈ مرسلہ صاحب سکرٹری کا منشاء بخوبی پورا ہو جائے۔ مجھے یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ میں آپ کی خدمت میں عرض کروں۔ کہ آپ کم سے کم ایک ہفتہ پیشتر تاریخ مقررہ یعنی ۱۷ نومبر ۱۹۰۷ء کی شمولیت جلسہ کے اطلاع دیں اور نیز اطلاع دیں کہ عین جلسہ کے دن یا اس سے پیشتر کس وقت آپ تشریف لائیں گے اور مناسب ہے کہ آپ ہر ایک روک کو اگر کوئی پیش آجاوے۔ دور کر کے اس جلسہ میں شامل ہونگے۔ اگر ممکن ہو تو مختصر سا بستر بھی اپنے ہمراہ لے آویں۔ ۲۰ اکتوبر ۱۹۰۷ء۔ خاکسار میر حامد شاہ جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ ضلع سیالکوٹ۔

سندھ سے ایک خط

مین نے سنا ہے۔ ایک معلوی صاحب ناظرین اخبار بدر مین سے مجھے روبرو آکر یہ نصیحت کرنا چاہتے ہین۔ کہ مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی بیعت کو گناہ سمجھ کر توبہ کرون۔ معاذ اللہ۔ مین ان کی خدمت مین ادب سے عرض کرتا ہون کہ وہ اس ارادہ سے باز آجائیں اور جو رسالہ وہ حضرت صاحب کے برخلاف لکھ رہے ہین ان کی نسبت میری یہ عرض ہے۔ کہ پہلے وہ اپنی حالت اور عادات تو دیکھین۔ پھر رسالہ لکھین۔ عصمت بی بی بے چادری کی مثال ان کے حسب حال۔

راقم۔ ایک احمدی۔ سندھی

احمدی قوم کا اخباری و تجارتی پہلو

عرصہ ہوا جن دنون مین اخویم شیخ یعقوب علی صاحب شیرازۂ قوم پر مضمون لکھا کرتے تھے۔ ان دنون مین مین نے بھی ایک مضمون بسرخی شیرازہ قوم کا اخباری پہلو لکھا تھا۔ آہ! نہ تو شیخصاحب کی دلی ہمدردی اور مفید عام مضمونون پر قوم نے کچھ توجہ کی اور نہ ہی میرے اخباری پہلو کے مضمون پر۔

آج دکیسل مین ثناء اللہ امرتسری کا ایک مضمون عزیز مبارک احمد مرحوم کے انتقال پر لکھا ہوا جو میری نگاہ مین گذرا تو معاً قوم کی خدمت مین ایک مرتبہ پھر یہ درخواست پیش کرنے کا خیال پیدا ہوا۔ اگر قوم نے میری اس درخواست پر دلی توجہ سے کام لیا تو ہمین ایسے سڑے ہوئے مضمونون کے دیکھنے کا موقعہ ہی نہ ملیگا کہ جن کی بدبو سے دماغ پراگندہ ہون۔

اے قوم! کیا یہ سچ نہین ہے کہ دنیوی خبرون کے حاصل کرنیکے لئے تیرا بہت سارو پیہ دوسرے اخبارون کی نذر ہوتا ہے؟ پس اگر یہ سچ ہے تو کیون اس روپیہ کو گھر ہی مین رکھنے کا انتظام نہین کیا جاتا؟ ایک چھوڑ کر دو مقتدر پرچے تیرے اپنے موجود ہین۔ بفضلہ اب تو تین تک کے چھاپخانے تیرے اپنے ہو گئے ہین۔ پھر بھلا دنیوی خبرون کے حاصل کرنے کے لئے تو غیرون کی کیون محتاج ہوتی ہے۔ جنہین تیرے اور تیرے آقا کی نسبت آئے دن سڑے ہوئے مضمون نکلتے رہتے ہین آہ! بے غیرتی روپیہ گرہ سے دیکر گالیان سننا۔ صرف تیری تھوڑی سی جنبش پر اخبارون کے حجم بڑھ سکتے ہین اور تازہ تازی خبرین دینی اور دنیوی ہر بلاد کی بڑی .. ..

آسانی سے تجھ کو مل سکتی ہین۔

اگر تو یہ کہے کہ دین کو دنیا پر مقدم سمجھتے ہوئے ہمین دنیوی خبرون کی کچھ ضرورت نہین تو پہر امام الوقت سے فتویٰ حاصل کرلین۔ دین کو دنیا پر مقدم سمجھنے سے یہ مطلب تو نہین ہے کہ دنیا کو بالکل ہی چھوڑ دینا چاہیئے۔ ہمارے اعلیٰ حضرت مسیح الوقت سول وغیرہ سے اخبارات سے تازہ خبرین ہر گوشہ زمین کی معلوم کیا کرتے ہین۔ پہر اے قوم! کیون اندھیری زندگی بسر کرنے کا خبط سمایا ہے یا تیرے دماغ مین دین کے ساتھ دنیوی معلومات کے بڑھانے کی طاقت نہین رہی یا تو اس پہلو کو گناہ کبیرہ سمجھی ہوئی ہے اگر ایسا ہی ہے تو مجھ جیسے ناواقفون کی واقفیت کے لئے مصلح قوم سے فتوے لے کر شائع کر دے اور اگر تو سمجھتی ہے کہ مصلح قوم اس قسم کا فتوے دینے کا نہین ہے تو میری ناقص رائے کیساتھ متفق ہو کر ہر دو اخبارون کے حجم بڑھانے کی کوشش کر! ہمارے ہر دو اخبارون کے دفترون مین تبادلہ پر دنیا جہان کے اخبار آتے ہین پس ان سے تازہ تازہ خبرین اخذ کر کے تجھ تک پہونچانے کا ذخیرہ ضرورت سے زیادہ پہلے ہی موجود ہے۔ بالآخر اگر دہان کچھ دیر ہے تو تیری توجہ اور درخواست کی ہے

دیکھین تو کب تک نہین کرتے تیرے دل مین اثر
ہم بہی نالے اپنے جذب دل سے کھینچے جائینگے

اب مین اخباری پہلو کو قوم کے انصاف پر چھوڑ کر تجارتی پہلو کی طرف جھکتا ہون جو سب سے زیادہ ضروری امر ہے وہو ہذا۔ اتفاق حسنہ سے دیر کے بعد مجھ کو قادیان دو تین روز بسر کرنیکا موقع ملا اس قلیل رہائش مین میں نے وہان بہت سے عجائبات دیکھے انہین سے مشتے نمونہ از خروارے۔ کچھ تھوڑا سا حال لکھتا ہون سب سے عجیب امر میرے دیکھنے مین یہ آیا کہ دونون مسجدون مین نماز کیوقت کوئی صاحب تو سینہ پر ہاتھ باندھے کھڑے ہین اور کوئی ناف سے نیچے کوئی داڑھی کا صفایا کئے ہوئے مونچھو نکو ساتھ لئے ہوئے کھڑے ہین اور کوئی صوفیانہ داڑھی سے سجے ہوئے کھڑے ہین ایک پکار کر آمین کہتا ہے تو دوسرا اس کے پاس آہستہ سے آمین کہہ رہا ہے نہ اسکو اس سے کچھ گلہ ہے اور اس کو اس سے کچھ کدورت ہے۔ غرض تحت مختلف پارٹیون کے افراد کا وہان ایسا اجتماع دیکھنے مین آیا۔ کہ اس سے پہلے میری چالیس برس کی ایک دراز زندگی مین کبھی دیکھنے مین نہین آیا تھا سچ تو یہ ہے۔ کہ یہ متضاد خیالات کے بہت سے افراد کا ایک مسجد مین حقیقی بھائیون کیطرح جمع ہونا اس مہدی الوقت کی تعلیم کا ہی نتیجہ ہے۔ چونکہ مجھ کو تواریخ سے زیادہ انس ہے اس لئے ان متضاد فرقون کا اجتماع میرے خیالات کو اس زمانہ کیطرف لگیا کہ جن مین باہمی تلوارین چلا کرتی تہین جن کینہ کا اثر اب تک سینون مین بھرا چلا آتا ہے مگر سبحان اللہ وبحمدہ اس جھنڈا کے نیچے آجانیوالون کا بغیر جہاد و تلوار کے عجیب و غریب ناممکن الطریقہ پر خود بخود فیصلہ ہوتا جاتا ہے جب مینے صدہا سال کے بچھڑے ہوؤن کو یون شیر و شکر ہوئے دیکھا تو اس وقت میرے دل مین یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر یہ قوم باہمی سرمایہ سے ایک تجارتی کمپنی تیار کرے تو ماشاء اللہ اعلیٰ پیمانہ کی ہو بفضلہ یہ قوم مسلمانون کی پیشانیون سے باہمی ملکر کام نہ کرنیکا دھبہ دہو سکتی ہے اب مین اپنے خیالات کو بذریعہ ہر دو اخبارات قوم کے سامنے پیش کر کے استفسار کرتا ہون کہ بتا! اے قوم! تو بقول رسول اکرم جنت مین داخل ہونیکی اس سبیل کو بہی جاری کرنا چاہتی ہے۔ اول من یدخل الجنة التاجر الصدوق۔ اگر جاری کرنا چاہتی ہے تو باضابطہ ایک تجارتی کمپنی کا بنیادی پتھر بسم اللہ پڑھ کر رکھدی۔ بفضلہ حتی الوسع مجھے بہی اپنا شریک سمجھ۔

خاکسار غلام محمد پہلوری۔ حال شاہ پور کنڈی ضلع گورداسپور

افغانون کے قومی خصائل

مسٹر مارٹن انجینیر انچیف افغانستان نے جو ۸ سال تک کابل مین رہے ہین ایک کتاب تصنیف کی ہے جسمین کابل کے حالات لکھے ہین۔ امیر عبدالرحمن مرحوم کے جابرانہ عہد حکومت کی بابت لکھا ہے کہ انکو سخت خونخوار اور وحشی اور عیار قوم کے درمیان اپنا دبدبہ قایم کرنا تھا۔ خود امیر مرحوم نے ایک مرتبہ اپنی رعایا کے مزاج کی کیفیت معلوم کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ ہمنے ابتدائے حکومت سے اب تک ایک لاکھ آدمی قتل کرائے ہین۔ بعض موضع جات پر ۲۰ ہزار سے ۹۰ ہزار روپے تک جرمانہ وصول کیا۔ جہان کہین کوئی مجرم سرزد ہوا۔ دس دس میل تک لوگون سے جرمانہ وصول نہ ہوا۔ تو دو تین رجمنٹین مقیم رکھی جاتی تہین جب افغان سپاہی کسی گاؤن مین مقیم ہو۔ تو وہ دیہاتیون کے گھر سے ہر ایک عمدہ شے حاصل کر سکتا ہے۔ سب سے عمدہ کمرہ۔ سب سے عمدہ بستر اور سب سے عمدہ اور اچھا کھانا۔ اور اگر مرغی بھیڑ موجود نہ ہو۔ تو اہل خانہ کو کہین نہ کہین سے تلاش کر کے لانا ہوگا۔ کیونکہ پھر بندوق کے کندون سے اس کی خبر لی جاتی ہے۔ اور اس طرح سے جرمانہ جلدی وصول ہو جاتا ہے۔ (آرمی نیوز)

المفتی

۱۱۱ فاتحہ خلف امام ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ کیا فاتحہ خلف امام پڑہنا ضروری ہے فرمایا ضروری ہے۔

۱۱۲ رفع یدین اسی شخص کا سوال پیش ہوا۔ کہ کیا رفع یدین ضروری ہے فرمایا۔ کہ ضروری نہین جو کرے تو جائز ہے۔

۱۱۳ بدہ کا روزہ سیالکوٹ سے ایک دوست نے دریافت کیا ہے۔ کہ یہان چاند منگل کی شام کو نہین دیکہا گیا بلکہ بدہ کو دیکہا گیا ہے۔ اس واسطے پہلا روزہ جمعرات کو رکہا گیا تہا۔ اب ہم کو کیا کرنا چاہیئے۔ حضرت نے فرمایا۔ کہ اس کے عوض مین ماہ رمضان کے بعد ایک اور روزہ رکہنا چاہیئے۔

۱۱۴ جائز نکاح سوال پیش ہوا کہ ایک احمدی لڑکی ہے جس کے والدین غیر احمدی ہین والدین اس کی ایک غیر احمدی کے ساتہہ شادی کرنا چاہتے تہے اور لڑکی ایک احمدی کے ساتہہ کرنا چاہتی تہی والدین نے اصرار کیا عمر اس کی اسی اختلاف مین بائیس سال تک پہونچ گئی۔ لڑکی نے تنگ آکر والدین کی اجازت کے بغیر ایک احمدی سے نکاح کر لیا۔ نکاح جائز ہوا یا نہین۔ حضرت نے فرمایا۔ کہ نکاح جائز ہوگیا۔

۱۱۵ امام مقتدیون کا خیال رکہے سوال پیش ہوا۔ کہ ایک پیش امام ماہ رمضان مین مغرب کے وقت لمبی سورتین شروع کر دیتا ہے۔ مقتدی تنگ آتے ہین۔ کیونکہ روزہ کہول کر کہانا کہانے کا وقت ہوتا ہے۔ دن بہر کی بہوک سے ضعف لاحق حال ہوتا ہے بعض ضعیف ہوتے ہین۔ اس طرح پیش امام اور مقتدیون مین اختلاف ہوگیا ہے۔ حضرت نے فرمایا۔ کہ پیش امام کی اس معاملہ مین غلطی ہے۔ اس کو چاہیئے۔ کہ مقتدیون کی حالت کا لحاظ رکہے۔ اور نماز کو ایسی صورت مین بہت لمبا نہ کرے

۱۱۶ داڑہی اور مونچہ داڑہی اور مونچہہ کے متعلق ذکر آیا کہ نئے نئے فیشن نکلتے ہین کوئی داڑہی منڈاتا ہے۔ کوئی ہر دو داڑہی اور مونچہہ منڈاتا ہے۔ حضرت نے فرمایا۔ مستحسن یہی بات ہے جو شریعت اسلام نے مقرر کی ہے کہ مونچہین کتائی جاوین اور داڑہی بڑہائی جاوے۔

قانون انسداد مجالس باغیانہ

۱۸۔ ماہ رواں کو وائسرائے بہادر کی امپیریل لیجسلیٹو کونسل کے سامنے ایک ایسا مسودہ پیش ہونیوالا تہا جو ایسے جلسوں پر عائد ہوگا۔ جن کے انعقاد سے اشاعت بغاوت یا امن عام مین نقص واقع ہونے کا احتمال ہو اس واسطے ان جلسون کے انسداد کے واسطے حسب ذیل دفعات اس قانون مین وضع کی گئی ہین۔

اوّل۔ اس قانون کا نام قانون انسداد مجالس مغویانہ ۱۹۰۷ء ہوگا۔

۲۔ یہ قانون تمام برٹش ہندوستان پر عائد ہوگا (دیسی ریاستین اس سے مستثنی ہین۔ مگر اس پر صرف ایسے صوبون مین عملدرآمد ہوگا۔ جن کا گورنر جنرل باجلاس کونسل وقتاً فوقتاً گزٹ ہند مین اعلان کریگا۔

دوم۔ صوبون کی گورنمنٹین اپنے لوکل گزٹون مین اس صوبہ کے تمام علاقہ یا اس کے کسی حصہ مین جس کا اعلان گزٹ ہند مین ہوچکا ہے۔ جلسون کا امتناع مشتہر کر سکتے اور اس حصہ کو مشتہر رقبہ قرار دیا جا سکتا ہے۔

سوم (۱) اس قانون مین "پبلک میٹنگ" (جلسہ عام) سے ایسا جلسہ مراد ہے جہان ہر کوئی جانے کا مجاز ہے یا جہان کسی ایسے بحث پر بحث ہونے والی ہو جس سے بدمزگی یا نقص امن واقعہ ہونے کا احتمال ہو۔ یا جہان کسی ملکی مسئلہ پر حاضرین مین سے ایک یا زیادہ آدمی بحث کرنیوالے ہون۔ اور جہان اس قسم کے مضمون کے متعلق تحریری یا چہپے ہوئے اور اشتہار نمایان کئے جاتے ہون یا تقسیم کئے جاتے ہون۔

(۲) اگر کسی پرائیویٹ جگہ مین جلسہ کیا گیا ہو اور داخلہ ٹکٹون سے یا کسی اور ذریعہ سے محدود ہو تو بہی ایسا جلسہ "پبلک میٹنگ" سمجہا جاویگا۔

(۳) بیس آدمیون کا مجمع بہی اس قانون کی رو سے پبلک میٹنگ شمار ہوگا۔ تاوقتیکہ اس کے خلاف ثابت نہ کیا جاوے۔

چہارم (۱) رقبہ مشتہرہ کوئی جلسہ عام منعقد نہین ہوگا (۲) تاوقتیکہ سات روز پیشتر ان عاقدین جلسہ کی تحریری اطلاع پولیس سپرنٹنڈنٹ یا پولیس کمشنر کو نہ دیگئی ہو۔

(ب) پولیس سپرنٹنڈنٹ یا پولیس کمشنر سے تحریری اطلاع حاصل کئے بغیر کوئی جلسہ منعقد نہین کیا جاویگا۔

(۲) پولیس کا ہر ایک افسر جو انسپکٹر سے کمتر درجہ کا نہ ہوگا۔ اس قسم کے جلسہ کی کارروائی کی رپورٹ تیار کرنے کو تحریری ہدایت سے ایک دو پولیس افسران یا دیگر اشخاص کو جلسہ مین بہیج سکتا ہے۔

پنجم۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یا پولیس کمشنر جیسی حالت ہو جب چاہے تحریری حکم سے مشتہرہ رقبہ کے اندر ایسے جلسونکا ممانعت کر سکتا ہے جس سے اسکی رائے مین بغاوت یا بددلی پہیلنے یا امن عامہ مین نقص واقعہ ہونیکا احتمال ہو۔

ششم۔ جو شخص ایسا جلسہ منعقد کریگا یا اسمین مستعد حصہ لیگا جس کی بابت ضمن دفعہ ۴(۱) اجازت نہ لیگئی ہو یا تحریری اطلاع نہ دیگئی ہو (۲) قید کی جسکی میعاد ۶ ماہ سے زیادہ نہ ہوگی سزا دیجاویگی یا جرمانہ اور قید دونون کی سزا دیجا سکتی ہے۔

(۲) ہر ایک جلسہ جس کا امتناع دفعہ ۵ مین کیا گیا ہے۔ تعزیرات ہند کی فصل نمبر ۸ اور ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء کی فصل نہم کی معنی رو سے ناجائز مجمع سمجہا جائیگا۔

ہفتم۔ کوئی آدمی رقبہ مشتہرہ کی کسی پبلک جگہ مین یا کسی جگہ مین لوگ عموماً جمع ہوئے ہین۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یا پولیس کمشنر سے تحریری اجازت حاصل کئے بغیر کسی ایسے مضمون پر جس سے بدمزگی یا امن عامہ کی نقص کا احتمال ہو لیکچر دے یا تقریر کرے یا کسی ملکی مضمون کے متعلق چہپے ہوئے رسالے سامعین کو تقسیم کرے یا تحریری کاغذ نمایان کرے بلا وارنٹ گرفتار ہو سکتا ہے اور اسے قید کی سزا دی جا سکتی ہے۔ جس کی میعاد چہہ ماہ سے متجاوز نہوگی۔ یا جرمانہ اور قید ہر دو قسم کی سزا دی جا سکتی ہے۔

ہشتم۔ قواعد مجالس جو ماہ مئی مین نافذ کیا گیا تہا اس قانون سے منسوخ کیا جاتا ہے

(۳) ضمن (۲) دفعہ اول قواعد مجالس کی رو سے جو اعلان نافذ کئے گئے ہون وہ بدستور مروج رہین گے اور ان کا اجرا اس قانون کی دفعہ ۲ کے رو سے سمجہنا چاہیئے۔

(۳) قواعد مجالس ماہ مئی گذشتہ کے عملدرآمد پر جس کے متعلق اس قانون مین کوئی ذکر نہین ہے۔ کوئی اثر نہ ہوگا۔ اگر کوئی کارروائی ان قواعد کے رو سے کی گئی ہو یا کوئی شخص قواعد مذکور کی خلاف ورزی سے سزایاب ہوا ہو یا تفتیش کی کارروائی کی گئی ہو۔ یا کوئی قانونی کارروائی کی گئی ہو تو وہ بحال اور جاری رہے گی اور سزا دی جا سکتی ہے گویا کہ قواعد مذکورہ منسوخ نہین ہوئے ہین

(الحکم)

ڈائری

القول الطیب

انبیاء غیر اقوام ایک صاحب نے حضرت سے دریافت کیا کہ ایران کے بزرگ زرتشت کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے۔ آیا وہ نبی تھا یا نہیں۔ فرمایا۔ مین تو یہ کہتا ہون کہ امنت باللہ وملٰئکتہ وکتبہ ورسلہ۔ ہم تو خدا تعالیٰ کی تمام کتابون اور تمام رسولون پر ایمان رکھتے مین باقی رہی یہ تفصیل وہ کون تھے اور کہان کہان تھے اور کس ملک مین رہتے تھے۔ اس کو ہم نہین جانتے۔ خدا تعالیٰ نے بھی قرآن شریف مین یہی فرمایا ہے۔ کہ بعض انبیاء کا ذکر کیا ہے اور بعض کا نہین کیا گیا۔ ہر ملک مین خدا تعالیٰ کی مخلوق ہوئی ہے۔ ہم ایسا نہین کہہ سکتے۔ کہ وہ تمام ممالک اور تمام مخلوق ہمیشہ انبیاء سے خالی رہی ہے۔ ہم یہی مانتے ہین کہ ہندوستان مین بھی خدا تعالیٰ کے پیغمبر گذرے ہین اور ایران مین بھی ہوئے اور دوسرے ممالک مین بھی ہوئے ہین اور اس وقت جو کتابین غیر قومون کے پاس ہین اور جن لوگون کو غیر قومون کے درمیان نبی مانا گیا ہے۔ مثلاً کرشن۔ رامچندر۔ زرتشت بدہ وغیرہ ان سب کے متعلق ہم کو نیک ظن رکھنا چاہیئے اور ان کے متعلق جو قصے مشہور ہین ان کی طرف نہین جانا چاہیئے کیونکہ جب زمانہ بہت گذر جاتا ہے تو باتین کچھ کی کچھ مشہور ہو جاتی ہین اور کتابون کے درمیان تحریف لفظی بھی ہو جاتی ہے اور تحریف معنوی بھی ہو جاتی ہے۔ پرانی کتابین چلی آتی ہین۔ کیا کچھ تغیرات ان کے درمیان زمانہ کے انقلابات کی وجہ سے ہوتے رہے ہین چونکہ ان کے ساتھ خدا تعالیٰ کی حفاظت نہین ہے اس واسطے ان کی حالت دگرگون ہوتی رہی۔ محفوظ تو قرآن شریف ہی ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے۔ حضرت عمر نے پارسیون کو اہل کتاب مین داخل سمجھا تھا اور ان کے ساتھ وہی سلوک کیا تھا جو کہ اہل کتاب کے ساتھ کرنا چاہیئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بھی یہی طریق تھا۔ ایسے جلیل القدر اصحاب کی رائے کی اس معاملہ مین قدر کرنی چاہیئے اس طرح ایک فیصلہ شدہ امر ہو جاتا ہے۔

خط و کتابت۔ جو صاحب خط کا جواب چاہتے ہین وہ جوابی کارڈ یا ٹکٹ ساتھ ارسال فرما دین۔ **مینیجر**

مسیح موعود کی بیعت مین ہماری عذر

ایک دن اک شخص مجھ کو مل پڑا بالاتفاق
ہنس کر پوچھا جو مین نے مولوی صاحب کہان

آپ نے منہ کو چڑھا کر پھیر کر ڈاڑھی پہ ہاتھ
یہ سخن فرمایا مدت سے رہتا ہون یہان

مال و دولت ہے بہت آسودگی ہے ہر طرح
فضل سے مولا کے کچھ ہین لڑکے اور کچھ لڑکیان

لڑکیان کچھ ہین کنواری اور کچھ شادی شدہ
بچے دو پڑھتے ہین اور اک کھول بیٹھا ہے دکان

ایک کی معقول تنخواہ ہے خدا کے فضل سے
اور مین بھی ہون مدرس فارسی عربی کا یان

پہ مجھے سجھتا نہین کچھ ایسی حیرانی مین ہون
کھول کر کس کو سنا دون راز اپنے کا بیان

عرض کی مین نے کہ حضرت بے تکلف بولئے
آپ فرمانے لگے ہے آگیا ایسا زمان

ہر طرف غل ہے مسلمانون مین جھگڑا مذہبی
ایک اب فرقہ نیا نکلا ہے اندر قادیان

اہل سنت اور موحد مین پڑا تھا جو فتور
کچھ نہین باقی رکھا مرزے نے انکے درمیان

تب کہا مین نے کہ حضرت کون حق پر آج ہے
آپ فرمانے لگے تم سچ اگر پوچھو میان

واقعی مرزا امام اور ہے مسیح اس دہر مین
تنگ جو اسمین اب کرے بیدین ہے وہ بدگمان

بولا مین حضرت کہ اب پھر ماننے مین عذر کیا
حضرت مہدی کے جب پورے ہوئے سارے نشان

مال و دولت ہے بہت کوئی خوشامد ہے نہین
بعد مرنے کے خدا لیگا تمہارا امتحان

آپ فرمانے لگے یہ تو سب کچھ سچ ہے
سب مین اک مشکل ہے جتنی ہین مجھے دشواریان

یان پاس کے موضع کے ہین گجر بلاتے دیر کو
باجرہ مکی نہ دین گے بند کر دین لٹھیان

احمدیہ خواتین کیواسطے حصول ثواب کا ایک موقعہ

بہت سی صاحب مقدرت احمدیہ خواتین ایسی ہین۔ کہ رسم زمانہ کے مطابق ناخواندہ ہونے کے سبب وہ اخبار کی خریدار نہین بن سکتین۔ ان کے واسطے ایک ثواب کا موقعہ ہے۔ کہ ایک احمدیہ خاتون جو خوب لکھ پڑھ سکتی ہے مگر غریب ہے اخبار پڑھنے کی خواہشمند ہے۔ کوئی ہے جو اس کی جگہ قیمت ادا کر دیا کرے۔ مینیجر بدر

کمیاب ڈاری

(منقول از رسالہ تشحیذ الاذہان جلد ۲ نمبر ۹)

بد دعا فرمایا کہ۔ ذرہ ذرہ سی بات پر بد دعا دینا اچھا نہین ہوتا۔ کیونکہ حدیث مین حکم آیا ہے۔ کہ صبر کرو (جو لوگ ذرہ ذرہ سی بات پر بد دعا دیتے ہین اکثر انہین پشیمان ہونا پڑتا ہے کیونکہ اس وقت تو وہ جوش مین آکر کچھ کا کچھ دیتے ہین اور پیچھے جب سوچتے ہین تو خود ان کا نفس ان کو ملامت کرتا ہے۔ کہ اس قدر خفیف معاملہ پر اس قدر خفگی اور ناراضی دکھائی جو اخلاق کے سراسر برخلاف ہے۔)

حرام و حلال فرمایا کہ جو چیز بری ہے وہ حرام ہے اور جو چیز پاک ہے وہ حلال۔ خدا تعالیٰ کسی پاک چیز کو حرام نہین قرار دیتا۔ بلکہ تمام پاک چیزون کو حلال فرماتا ہے۔ ہان جب پاک چیزون ہی مین بری اور گندی چیزین ملائی جاتی ہین۔ تو وہ حرام ہو جاتی ہین۔ اب شادی کو ڈف کے ساتھ شہرت کرنا جائز رکھا گیا ہے۔ لیکن اس مین جب ناچ وغیرہ شامل ہو گیا تو وہ منع ہو گیا۔ اگر اسی طرح پر کیا جائے۔ جس طرح نبی کریم نے فرمایا۔ تو کوئی حرام نہین۔

رضا بہ قضا برادرم مبارک احمد کی وفات پر فرمایا کہ خدا تعالیٰ اتنی مدت سے ہم پر رحم کرتا آیا ہے۔ ہر طرح سے ہماری خواہش کے مطابق کام کرتا آیا ہے اور اس نے اٹھارہ برس کے عرصہ مین ہم کو طرح طرح کی خوشیان پہنچائین اور انعام و اکرام کئے گویا اپنی رضا پر ہماری رضا کو مقدم کر لیا۔ پھر اگر ایک دفعہ اس نے اپنی مرضی ہمکو منوانی چاہی تو کون سی بڑی بات ہے اگر ہم باوجود اس کے اس قدر احسانات کے پھر بھی جزع فزع اور واویلا کرین۔ تو ہمارے جیسا احسان فراموش کوئی نہ ہوگا اور پھر اس نے تو پہلے ہی اطلاع دی تھی۔ کہ یہ جلد فوت ہو جائیگا جیسا کہ تریاق القلوب مین لکھا ہے دوسرے یہ کہ دوستی تو

در جواب اس سوال کے کہ تم حضرت اقدس مرزا صاحب کو کیوں مانا ہے

تحقیق حق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ ای اخوان مسلمین اجس دلیل و برہان سے عاجز نے سلسلہ عالیہ احمدیہ حقہ کو حق سمجھ کر قبول کیا ہے وہ دلیل و برہان قلمبند کرکے ہدیہ ناظرین کرتا ہوں شاید کوئی اور سعید روح بھی شامل خاک ر کے داخل سلسلہ احمدیہ حقہ ہو جائے اور ذریعہ اس عاجز کے نجات دارین کا ہو ۔ اور وہ یہ ہے کہ اول نگاہ اور غور کرنا چاہیئے کہ یہ وقت کسی مصلح مجدد کامل کی بعثت کیلئے مقتضی ہے یا نہیں کیونکہ اس وقت میں کئی لاکھ آدمی اسلام کو خیرباد کہہ کر مرتد اور خارج عن الاسلام ہو گئے اور جو باقی ہیں وہ برائے نام مسلمان کہلاتے ہیں اور وہ مثل صادق آرہی ہے کہ مسلمانان در گور و مسلمانی در کتاب اور جو باقی ادیان باطلہ ہیں وہ اس قدر کثرت سے بظاہر عروج پر ہیں کہ جس کی انتہا نہیں خصوصاً دین عیسائیان تو اس قدر ترقی کر رہا ہے کہ کوئی قریہ اور کوئی شہر ایسا نہیں ۔ کہ جس میں کوئی نہ کوئی اثر اس کا پایا نہ جاتا ہو گویا یہ مثل مشہور صادق آرہی ہے کہ الناس علیٰ دین ملوکہم ۔ جب اس حالت کو وہ مسلمان جو کہ سچا اور پکا مسلمان ہوگا غور سے دیکھیگا تو ضرور ضرور چیخ اٹھیگا کہ اے خداوند قدیر تو جلد اسلام کی مدد کر اور اپنے دین کی خبر لے پس جب اس حالت کو کسی مسلمان نے بغور کامل ملاحظہ کرلیا ہو تو اب خداوند قدیر کی مدد جو اس نے عین وقت پر بموجب اپنے وعدہ کے خبر لی ہے نگاہ کرنی چاہیئے کیونکہ اس نے اپنے پاک کلام میں وعدہ فرمایا ہے ۔ کہ انّا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون ۔ یعنی میں اپنے دین کی حفاظت کرتا رہونگا ۔ اور وقت ضرورت کے ہمیشہ امداد کرونگا اور اس کو بے مدد نہ چھوڑونگا اور یہی مضمون آیت استخلاف اور دیگر آیات قرآنی کا ہے جو بکثرت قرآن مجید میں پائی جاتی ہیں ۔ اور ان آیات کریمہ کی تفسیر حضرت رسول کریم نے اس طور سے فرمائی ہے کہ ان اللہ یبعث لہذہ الامۃ علیٰ راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لہا دینہا ۔ رواہ ابو داؤد ۔ یعنی اللہ تعالیٰ واسطے حفاظت دین اسلام کے ہر صدی کے سر پر ایک مجدد کو مبعوث فرماتا رہے گا تاکہ وہ مجدد جو جو خرابیاں دین اسلام میں عقاید فاسدہ و اعمال باطلہ کے لوگوں نے اپنی طرف سے بڑھا دی ہوں گے پھر از سر نو تازہ کر دیگا لیکن یہ اصلاح عظیم بغیر تائید روح القدس کے ہو نہیں سکتی ۔ کہ اپنی قوت علمیہ و عملیہ سے اصلاح عالم کی کرے بلکہ بتائید قوت قدسیہ و الہامیہ کے عالم کی اصلاح کر سکتا ہے ۔ تب ہی تو فرمایا کہ ان اللہ یبعث یعنی اللہ تعالیٰ ایک کو اپنی طرف سے مامور کرکے واسطے اصلاح عالم کی مقرر کرکے مبعوث کیا ان اپنی قوت علمیہ و عملیہ سے کچھ نہیں کر سکتا جب تک کہ تائید روح القدس کی نہ ہو ۔ اب دیکھنا چاہیئے ۔ کہ بموجب وعدہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون وغیرہ آیات کے اور بموجب ارشاد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اللہ تعالیٰ نے اس صدی چہار دہم کے سر پر کس شخص کو مامور فرما کر واسطے اصلاح عالم کے بھیجا ۔ . . . . مبعوث نہیں فرمایا ۔ تو

خلف وعدہ الٰہی میں اور وعدہ مخبر صادق میں لازم آتا ہے اور یہ محال ہے ۔ کہ ان اللہ لا یخلف المیعاد اور حضرت رسول کریم مخبر صادق کا کلام بھی مہمل اور بے معنی ہوا جاتا ہے اور اگر مامور فرما کر بھیجا تو ہم جو نگاہ تمام عالم میں ڈالتے ہیں ۔ تو سوائے حضرت اقدس مرزا صاحب رئیس اعظم قادیان ضلع گورداسپور ملک پنجاب کے کہیں نہیں دیکھتے ۔ کہ کوئی دعویٰ مجددیت و ماموریت منجانب اللہ ہونیکا براہین اور نشانات آسمانی کے ساتھ کر رہا ہو ۔ اور صدی کی طرف جو نظر کرتے ہیں تو صدی بھی شروع ہے بلکہ چہ ہجری ... شروع نہیں تمام صدیاں جو رائج الحال ہیں سب کے سر پر آپ دعوت شروع ہوئی ہے ۔ یہ بڑی زبردست دلیل ہے آپکے مجدد صدی چہاردہم کے ہونیکی کہ جس کو کوئی مخالف اٹھا نہیں سکتا ۔ یہ فرمایا تھا مخبر صادق نے کہ علیٰ راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لہا دینہا ۔ تو حضرت مرزا صاحب کے دعوے مجددیت کو قبول کرنا مخبر صادق کی حدیث صحیح کے بمقابلہ جملہ ادیان باطلہ کے تصدیق کرنی ہے اور آیات قرآنی کی بھی ۔

اور انکار کرنا مخبر صادق اور آیات قرآنی کا عین تکذیب لازم آتی ہے ۔ جب مخبر صادق اور آیات قرآنی کی تکذیب لازم آئی تو پھر ایمان کہاں اور اسلام کہاں ۔ اب جب ہمنے حضرت اقدس مرزا صاحب کو مجدد صدی چہاردہم قبول کیا تو مبعوث من اللہ اور مامور من اللہ ہونا قبول کیا تو پس جب مامور من اللہ ہونا قبول کیا تو پھر مامور من اللہ کے الہام میں یا اسکی تعلیم میں اپنی رائے ناقص سے کوئی اعتراض کرنا عین بیدینی اور الحاد ہے ۔ کیونکہ اصول تو یہی تھا ۔ جب اصول کو قبول کر لیا تو پھر فروعات میں ہمارا دخل دینا بیجا ہے حضرت عیسائیان اور جملہ اہل ادیان باطلہ جب ہی تو گمراہ ہو رہی ہیں کہ فروعات میں اعتراضات کرتے ہیں ۔ اسی طرح پر حضرت اقدس مرزا صاحب کو وقت کی ضرورت کے لحاظ سے مجدد وقت اور مامور من اللہ ہونا قبول کر لیا تو فروعات میں اعتراضات کر ہی نہیں سکتے بلکہ ہر فرع کو ضرورت حقہ ہی تصور کیا جاویگا ۔ اب دیکھنا چاہیئے ۔ کہ حضرت اقدس مرزا صاحب نے دعویٰ مجددیت کے بعد اول کیا کام شروع کیا اول کام حضرت اقدس مرزا صاحب کا یہ شروع ہوا کہ توحید جو اصل الاصول اسلام ہے ۔ اسمیں غور کیا تو دیکھا کہ تمام عالم میں شرک و بدعات کا مرض مہلک تمام روئے زمین پر پھیلا ہوا ہے اور اس کی نحوست سے تمام عالم تاریک ہو رہا ہے ۔ عیسائی صاحبان نے تو حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا اور خدا کا بیٹا بنا رکھا ہے اور تمام عالم کو اسی کی دعوت دی جا رہی ہے ۔ کہ عیسیٰ مسیح خدا کا اکلوتا بیٹا ہے اور وہی دنیا میں دوبارہ آکر تمام دنیا کو نجات دلائے گا اور دنیا کی اصلاح کریگا اور اسلام اور بانی اسلام پر ہزارہا بلکہ کروڑہا اعتراضات جمائے جاتے ہیں اور ایک طوفان بے تمیزی برپا کر رکھا ہے ۔ اور لاکھوں مخلوق خدا کہ وہ اس عقیدہ خبیثہ کی تصدیق کر رہی ہے اور باقی ادیان باطلہ اپنے اپنے عقایٔد کی ترقی میں کوشاں ہیں اور اسلام کو ایک مضحکہ اطفال بنا رکھا ہے ۔ کوئی پرسان حال نہیں کہ کیا تاریکی دنیا میں پھیل رہی ہے ۔ علماء جو آفتاب اور ماہتاب زمین کے تھے وہ اپنی ہی فکر معیشت میں مبتلا ہیں فقراء جو بحر عرفان کے غواص تھے وہ اپنی ہی پیری مریدی کی رسومات شرکیہ میں غرقاب ہیں ۔ ان کا اصل مقصد اول یہ ہے ۔ کہ کسی صورت سے مریدوں سے نذر و نیاز حاصل کیجئے اور روپیہ وصول کیجئے سدر اور کسبیاں تک چور اور ڈاکو تک ان کے مرید ہیں نہ نماز روزہ کی تعلیم ہے نہ عقایٔد باطلہ کی تردید ہے صرف نذر و نیاز پر نظر ہے کہ اس مرید نے کیا نذرانہ دیا ۔ علماء ہیں ۔ تو ان کا بھی یہی منشاء ہے ۔ کہ اس میں شاگردوں سے کیا منافع ہوا ۔ تعلیم دینیات سے کوئی غرض نہیں ۔ جب ایسی حالت پرملالت اسلام کی حضرت اقدس مرزا صاحب نے ملاحظہ فرمائی ۔ تو آپ کو ایک جوش منجانب اللہ تائید دین اسلام کا خدائے قدیر کی طرف سے پیدا ہوا ۔ اول کام حضرت اقدس مرزا صاحب کا توحید کا از سر نو قائم کرنا اور شرک و بدعات کا قلع و قمع کرنا ہونا چاہیئے تھا ۔ وہی ہوا اور وہ اس طور سے کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا ثبوت میں قرآن اور حدیث صحیح سے اور دلائل عقلیہ سے کیا ۔ کیونکہ ..... حیات ان کے اصل الاصول شرک و بدعات کی ہو رہی ہے اور دین عیسائی صرف اسی عقیدہ حیات سے تمام عالم میں ترقی کر رہا ہے اس کو ان نشانات اور دلائل بینہ سے ثابت کیا جس کا جواب کسی سے نہ ہو سکا ۔ یہاں تک کہ قبر کا نشان ثابت کر دیا ۔ کہ اب کوئی شخص ایک دلیل ضعیف بھی حیات کی نہیں پیش کر سکتا ۔ اللہ اکبر بڑا عقیدہ شرک کا حضرت اقدس نے دفع کیا ہے ۔ کہ جس کے دفعیہ سے بناء توحید از سر نو

دنیا مین قائم کر دے جیسا کہ سنت اللہ تمام انبیاء کے زمانہ بعثت مین اسی ترتیب سے واقع ہوئی ہے۔ کہ اول نظر اور توجہ مامور کی دفع شرک کی طرف ہوا کرتی ہے یہ کام تھا کہ مجدد صدی چہاردہم کی ذات بابرکات پر منحصر تھا پس اب جبکہ بنیاد توحید قائم ہو گئی۔ تو پھر جملہ اعمال و اعتقادات برکت توحید سے خود بخود درو بہ اصلاح آ جائے گی اور آتی جاتی ہین۔ پس اب جس کسی کو حضرت مرزا صاحب کی مجددیت کا انکار ہو تو اس کو چاہئے کہ بمقابل مرزا صاحب دوسرا کوئی شخص کہ دعوی مجددیت شروع صدی سے کر رہا ہو۔ معہ ثبوت مین اور اسی ترتیب سے اس نے توحید اسلام کی اشاعت اور اعمال اخلاص اور احسان کی ہدایت کی ہو پیش کرے تاکہ ہم اس کی مجددیت اور ماموریت من اللہ کا موازنہ حضرت اقدس مرزا صاحب کے مجددیت اور ماموریت سے کرین اگر وہ اپنی ماموریت من اللہ اور مجددیت ایسی ہی نشانات اور براہین سے ثابت کر دیگا۔ تو ہم کو اس کے اقبال مین قبول ذرا دریغ نہ ہوگا اور اگر کسی مجدد کو معہ جملہ نشانات کے نہ پیش کیا۔ تو ہمنے تصدیق پیشگوئی مخبر صادق اور آیات قرآن کے کر دی اور ہمارے مخالف نے ان سب کی تکذیب کر دی اور جملہ ادیان باطلہ کو موقع اعتراضات کا اسلام اور بانی اسلام پر اپنے ہاتھ سے دیدیا خوب اسلام ہے اور خوب اہل اسلام ہین۔ دشمن دانا بہ از نادان دوست یہ دلیل ہے کہ جس کی وجہ سے ضرورت وقت کے لحاظ سے حضرۃ اقدس مرزا صاحب کو مجدد وقت اور مامور من اللہ ہونا قبول کیا ہے اور اس سلسلہ عالیہ احمدیہ کو حق مانا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اسی عقیدہ پر ہمارا خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین ثم آمین

مکابر

اور اگر کوئی شخص بہ سبب غباوت اور عناد اور حق پوشی کے سر کے معنے کمر کے بیان کرے یعنی صدی پچاس سال تک شروع ہی صدی ہوتے ہی مرزا صاحب کا مجدد ماننا ہمکو کچھ ضرور نہین ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ جبکہ مرزا صاحب کی تعلیم قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کے ساتھ موافق ہے اور ہزارون نشانات بھی اس کی تائید مین واقع ہو چکے۔ پس اب پچاس برس تک کسی مجدد کا انتظار کرنا بڑی حماقت ہے ہان اگر اس کی تعلیم مخالف قرآن و حدیث ہوتی تو یہ عذر بے شک لائق پذیرائی ہوتا۔ جب مرزا صاحب کی تعلیم خلاف قرآن و احادیث صحیحہ نہین ہے بلکہ موید کتاب و سنت ہے اور کوئی مخالف تعلیم مرزا صاحب پر صحیح اعتراض بھی نہین کر سکتا ہان صرف دعوی مسیحیت اور مہدویت پر اعتراض ہے مخالف کہتے ہین۔ کہ اگر مرزا صاحب یہ دعوی مسیحیت و مہدویت نہ کرتے۔ تو عام مسلمان مرزا صاحب کو مجدد وقت قبول کر لیتے مگر ان دعاوی نے۔ مجدد قبول کرنے سے ہم کو روک دیا اس کے جواب مین ہم منکرین سے بعد ادب عرض کرتے ہین۔ کہ اگر آپ مرزا صاحب کو مجدد وقت قبول کر لین تو آپ کے اسلام مین تو نقصان آنے کا ہے نہین جبکہ تمام انبیا وفات پا گئے تو حضرت عیسے علیہ السلام کا وفات پا جانا کونسا عجوبہ ہوا اور جبکہ تمام مامور من اللہ اسی طرح پر مبعوث ہوئے ہین آسمان سے کوئی نہین اترا۔ تو مرزا صاحب کا مبعوث ہونا ایسے وقت ضرورت مین کونسا عجوبہ ہوا صرف یہی نہ کہ بعض پیشگوئیان کے معنے آپ کے نزدیک مرزا صاحب نے آپ کے مفروضات کے خلاف بیان کئے ہین اور ایسا کچھ انبیاء کی بعثت مین ہمیشہ ہوا ہے۔ کچھ نماز و روزہ و حج و زکوۃ وغیرہ مسائل شرعیہ مین تو حضرت مرزا صاحب نے کوئی اجتہاد نہیں کیا اور یہ بھی نہین کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ حکم نازل ہونے سے رہ گیا تھا اور اب مجھ پر یہ حکم نازل ہوا ہے بلکہ وہی تعلیم ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو فرمائی ہے اس صورت مین نہ قبول کرنا مرزا صاحب کا بڑے مخاطرہ مین پڑنا ہے کیونکہ اگر نصف صدی تک انتظار کرنے مین ہم زندہ نہ رہے اور خاتمہ ہمارا مرزا صاحب کی مخالفت مین ہوا اور دوسرا کوئی مجدد یا مسیح یا مہدی نہ آیا تو مکذبین آیات قرآنی منکر پیشگوئیہا رسول کریم مین ہم محشور ہون گے۔ اور اگر بفرض محال کوئی دوسرا بھی مجدد آ گیا تو اس مجدد کے بھی مصدق ہو گئے اور اس کو بھی قبول کر لین گے اور مصدقین پیشگوئیاں قرآنی پیشگوئیاں رسول کریم مین داخل ہو جاوین گے ہمارے ایمان و اسلام مین نہ اب کوئی نقصان آیا اور نہ جب آئے گا کیونکہ تعلیم تو مرزا صاحب کی بھی موافق قرآن و حدیث کے ہی ہے اور نشانات الٰہیہ نے اس تعلیم کو ایسا مستحکم کر دیا ہے کہ اس مین اب کسی طرح کا ضعف باقی نہین رہا اگر بفرض محال اس آنیوالے مجدد کی تعلیم کہ جس کا انتظار ہمارے حضرات مخالفین کر رہے ہین موافق قرآن و حدیث کے حق ہوگی نہ مرزا صاحب کے قبول کرنے مین کچھ نقصان ایمان کا ہوا ہے اور نہ آنیوالے مجدد کے مان لینے مین بفرض محال کچھ نقصان ایمان کا ہوگا صرف اس وقت کے مجدد کے نہ قبول کرنے مین مکذبین پیشگوئیان قرآنی و رسول کریم مین ہم محشور ہون گے۔ اللھم احشرنا فی زمرۃ المصدقین واحفظنا عن زمرۃ المکذبین آمین ثم آمین یا ارحم الراحمین (قاضی آل محمد)

عربی زبان

لندن کے مستشرق ڈاکٹر ایڈورڈ براؤن نے جو کیمبرج یونیورسٹی کے پروفیسر ہین۔ پارلیمنٹ کی دعوت مین جو مصریون کی مدارات کے لئے لندن مین منعقد ہوئی تھی منجملہ اور لیکچرارون کے انہون نے اپنی اسپیچ مین کہا کہ لوگ کہتے ہین کہ عربی زبان زمانہ حال کے علوم کے لئے لائق و مناسب نہین ہے یہ کہتے تو ہین مگر عربی زبان کا ایک حرف بھی نہین جانتے۔ جس زبان نے یونانیون اور رومیون کے فلسفہ کو ہمارے لئے ضائع ہونے سے بچا لیا ہو۔ جس زبان نے ایرانیون اور ہندؤن اور گذشتہ صدیون کے آداب و اخلاق ہم تک پہنچائے ہون۔ جس زبان مین ہر قسم کی قیمتی علمی کتابین لکھی گئی ہون۔ اس زبان کے لئے یہ کہنا کیونکر ممکن ہے کہ زمانہ موجودہ کے اصول کی تعلیم کے لئے اس مین گنجائش نہین۔ عربی مین جغرافیہ کی کتابین اس طریقہ پر تالیف ہوئین۔ جس کی مثال پہلے نہین ملتی۔ عربی تاریخ کی کتابین تمام کتابون سے وسیع اور دقیق ہوتی ہین۔ بلکہ میرے رائے مین بعض عربی کتابون مین جس طرز پر تاریخ لکھی گئی ہے۔ یورپ مین اس طرز کی تالیف نہین ہوئی۔ صاحب موصوف نے اس مقام پر ابن خلدون و ابن اثیر و طبری و فخری وغیرہ کا تذکرہ کیا اور پھر فرمایا۔ سائنس و فلسفہ و اخلاق مین ہم ایسی کتابین پاتے ہین جن کی مثال نہین ملتی۔ ان بزرگان علم کی نسبت تم کیا گمان کرتے ہو۔ جو ان صدیون مین جبکہ ہم وحشیانہ حالت مین تھے جمع ہو کر اخوان الصفا کے نام سے ایک انسائیکلوپیڈیا تالیف کرتے تھے۔ حالانکہ اس بیسوین صدی مین انسائیکلوپیڈیا برطانیہ کا ہم فخر کرتے ہین اور کہتے ہین کہ عربی زبان تعلیم کے لائق نہین ہے۔ شہرستانی نے "ملل و نحل" جیسی چھوٹی کتاب مین مذہب و فلسفہ کے متعلق ان سب رایون کا جن کی گذشتہ و موجودہ قومین معتقد تھین جمع کر دیا ہے۔ اسپین اور یورپ کے کتبخانون مین عربی انسائیکلوپیڈیا کی کتابین اب بھی موجود ہین۔ (البیان)

مشکوریہ بابو نیاز اللہ صاحب احمدی منی پور کے سکرٹری جماعت احمدیہ مولوی غلام امام صاحب کے حسن اخلاق اور مہمان نوازی کا شکریہ کرتے ہین۔

مسلم اور غیر مسلم مین فرق

(تقریر شیخ فضل کریم صاحب بمقام شملہ)

گذشتہ سے پیوستہ

ایک گروہ ایسا ہے۔ جو الہام سے انکاری ہے اور اُن کا یہ خیال ہے کہ ہمنے اپنی ہی عقل کے زور سے خدا کا پتہ لگایا ہے اور ہمین انسانون کو ابتدا مین یہ خیال آتا تہا کہ کوئی خدا مقرر کرنا چاہیئے۔ اور ہماری ہی کوششون سے وہ گوشہ گمنامی سے باہر نکلا۔ شناخت کیا گیا۔ معبود خلائق ہوا۔ قابل پرستش ٹھہرا ورنہ پہلے سے کون جانتا تہا اُس کے وجود کی کسکو خبر تھی۔ ہم عقلمند لوگ پیدا ہوئے تب اُس کے بھی نصیب جاگے۔ یہ اعتقاد اُن بُت پرستون کے اعتقاد سے کچھ کم نہین۔ جو اور اور چیزون کو اپنا منعم اور محسن قرار دیتے ہین۔ صرف فرق اِتنا ہے۔ کہ یہ لوگ خدا کو چھوڑ کر اپنی ہی دود آمیز عقل کو اپنا ہادی اور محسن جانتے ہین بلکہ اگر غور کیا جلئے تو بت پرستون سے اِن کا پلہ بھاری ہے کیونکہ اگرچہ بُت پرست اس بات کے تو قائل نہین کہ خدا نے ہمارے دیوتاؤن کو بڑی بڑی طاقتین دے رکھی ہین اور وہ کچھ نذر نیاز لے کر اپنے پوجاریون کو مرادین دے دیا کرتے ہین لیکن اب تک انہون نے یہ رائے ظاہر نہین کی کہ خدا کا پتہ انہین دیوتاؤن نے لگایا ہے اور یہ نعمت عظمےٰ وجود حضرت باری کی انہین کے زور بازو سے معلوم ہوئی۔ یہ بات تو انہین حضرات منکرین الہام کو سُوجھی۔ جنھون نے خدا کو بھی اپنی ایجادات کی فہرست مین درج کرلیا اور بہ کمال خردماغی سے بول اُٹھے۔ کہ خدا کی طرف سے انا الموجود ہونے کی کبھی آواز نہین آئی یہ ہماری ہی بہادری ہے۔ جنھون نے خود بخود بے جتلائے اور بے بتلائے اُسے معلوم کر لیا۔ وہ تو ایسا چُپ تھا جیسے کوئی سویا ہوا یا مرا ہوا ہوتا ہے ہمین نے فکر کرتے کرتے کھودتے کھودتے اس کا کھوج لگایا۔ گویا خدا کا احسان تو ان پر کیا ہونا تہا ایک طور پر انہین خدا پر احسان ہے۔ کہ اس بات کی پختہ خبر ملنے کے بغیر کہ خدا ہی ہے اور اس امر کے یقین کامل ہونے کے بدون کہ اس کی نافرمانی سے ایسا ایسا عذاب اور اس کی فرمان برداری سے ایسا ایسا انعام ملے گا یون ہی بے کہے کہائے اور سُنے سنائے کے اس خدائے موہوم کی فرمان برداری کا طوق اپنے گلے مین ڈال لیا گویا آپ ہی پکایا اور آپ ہی کہایا۔ لیکن خدا ایسا ضعیف اور کمزور تہا۔ کہ اُس سے اِتنا بھی نہ ہوسکا کہ اپنے وجود کی آپ خبر کردیتا اور اپنے وعدون کے بارے مین آپ تسلی بخشتا۔ بلکہ وہ چھپا ہوا تہا انہون نے ظاہر کیا وہ گمنام تہا۔ انہون نے شہرت دی وہ چُپ تہا۔ انہون نے اس کا کام آپ کیا۔ گویا وہ تھوڑی ہی مدت سے اپنی خدائی مین مشہور ہوا ہے اور وہ بھی ان کی کوششون سے۔

اِس کے بعد ایک ایسا گروہ ہے۔ جو خدا تعالیٰ کو خالقیت سے ہی جواب دیتے ہین اور تمام روحون کو اس کی ذات کامل کی طرح غیر مخلوق اور واجب الوجود اور موجود بوجود حقیقی قرار دیتے ہین۔ حالانکہ عقل سلیم خدائے تعالیٰ کی نسبت صریح یہ نقص سمجھتی ہے کہ وہ دنیا کا مالک کہلا کر پھر کسی چیز کا رب اور خالق نہ ہو اور دنیا کی زندگی اس کے سہارے سے نہین بلکہ اپنی ذاتی وجوب کی رُو سے ہو اور جب عقل سلیم کے آگے یہ دونون سوال پیش کئے جاوین۔ کہ آیا خداوند قادر مطلق کے محامد تامہ کے لئے یہ بات اصلح اور انسب ہے۔ کہ وہ آپ ہی اپنی قدرت کاملہ سے تمام موجودات کو منصۂ ظہور مین لاکر اُن سب کا رب اور خالق ہو اور تمام کائنات کا سلسلہ اُسی کی ربوبیت تک ختم ہوتا ہو اور خالقیت کی صفت اور قدرت اس کی ذات کامل مین موجود ہو اور پیدائش اور موت کے نقصان سے پاک ہو یا یہ باتین اس کی شان کے لائق ہون۔ کہ جس قدر مخلوقات اس کے قبضۂ قدرت مین ہین یہ چیزین اس کی مخلوق نہین ہین اور نہ ہی اس کے سہارے کو اپنا وجود رکھتی ہین۔ اور نہ اپنے وجود اور بقا مین اس کی محتاج ہین اور نہ وہ ان کا خالق اور رب ہے اور نہ خالقیت کی صفت اور قدرت اسمین پائی جاتی ہے اور نہ پیدائش اور موت کے نقصان سے پاک ہے۔ تو ہرگز عقل یہ فتوے نہین دیتی۔ کہ وہ جو دنیا کا مالک ہے وہ دنیا کا پیدا کنندہ نہ ہو اور ہزارون پُرحکمت صفتین جو روحون اور جسمون مین پائی جاتی ہین وہ خود بخود ہون اور اُن کے بنا نیوالا کوئی نہ ہو اس کے بعد ایک اور فرقہ ہے۔ جو خدا کا بیٹا بتاتے ہین اور باپ اور بیٹا اور روح القدس تینون کو اپنا حاجت روا مانتے ہین کیا کوئی عقلمند یہ خیال کرسکتا ہے۔ کہ وہ ذات کامل اور قدیم اور غنی اور بے نیاز جو اپنے تمام عظیم الشان کامون کو قدیم سے کرتی چلی آئی ہو اور جس نے آپ ہی بغیر حاجت کسی باپ یا بیٹے کی کے تمام دنیا کو پیدا کیا ہو اور جس نے آپ ہی تمام روحون اور جسمون کو وہ قوتین بخشی ہون۔ جن کی انہین حاجت ہے اور آپ ہی تمام کائنات کا حافظ قیوم اور مدبر ہو بلکہ ان کے وجود سے پہلے جو کچھ ان کو زندگی کے لئے درکار تھا وہ سب اپنی صفت رحمانیت سے ظہور مین لایا اور بغیر انتظار عمل کسی عامل کے سورج اور چاند اور بے شمار ستارے اور زمین اور ہزارہا نعمتین جو زمین پر پائی جاتی ہین محض اپنے فضل وکرم سے انسانون کے لئے پیدا کی ہون اور ان سب کامون مین کسی بیٹے کی محتاج نہ ہوئی ہو۔ تو کیا یہ ممکن ہے۔ کہ آخری زمانہ مین اس کو مغفرت اور نجات دینے کے لئے بیٹے کی ضرورت واقع ہو اور پھر بیٹا بھی ایسا ناقص بیٹا جس کو باپ سے کچھ بھی مناسبت نہ ہو۔ بلکہ ایک ضعیفہ ناچیز عورت کے پیٹ سے تولد ہوا ہو۔ اور مدت تک ظلمت خانہ رحم مین قید رہ کر اور اس ناپاک راہ سے جو پیشاب کی بدر رو ہے پیدا ہوا ہو۔

مَین اب اپنے اصلی مضمون کیطرف رجوع کرتا ہون۔ مین نے مسلم اور غیر مسلم کی تعریف کردی ہے اور اب آسانی کے واسطے مسلم کو مومن کے لفظ سے اور غیر مسلم کو کافر کے لفظ سے بیان کرون گا۔ اِن دونون فریقون مین خداوند کریم نے جو معیار تمیز کرنے کا فرقان مجید مین بیان فرمایا ہے وہ یہ ہے۔ کہ قد افلح المومنون اور ولی الذین امنو یخرجھم من الظلمت الی النور۔ بل اللہ مولکم وھو خیر الناصرین۔ واللہ ذو الفضل علی المومنین۔ ان اللہ مع المتقین۔ ان اللہ اشتری من المومنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ۔ یعنی تحقیق مومنون نے فتح پائی۔ اللہ دوست ہے ایمان والون کا ان کو اندھیرے سے نکالکر ان کو نور مین لے آتا ہے۔ اے مومنو! اللہ ہی تمہارا مولیٰ ہے اور وہی بہترین مددگار ہے۔ مومنون پر اللہ فضل کرنیوالا ہے تحقیق اللہ نے مومنون سے ان کے نفسون اور مالون کو اس اقرار پر خرید کرلیا ہے کہ ان کے واسطے جنت ہے اور دیگر کئی ایک آیات ہین۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ مومنونکی مدد فرماتا ہے اور انکی ہر طرح سے خاطر داری کرتا ہے۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

اعلان

جملہ احباب کو اطلاع ہو۔ کہ مین نے قادیان مین اپنی دوکان مین کلاہ۔ لنگی پشاوری۔ ریشمی و سوتی ہر قسم اور گرم کپڑا بوٹ وغیرہ اشیاء رکھی ہے۔ قریباً پانچ سال سے یہ دوکان مین کرتا ہون اور اس مین میرا تجربہ ہو گیا ہے۔ اگر کوئی احباب کوئی چیز منگوانا چاہین۔ تو وہ بلا تکلف منگوا سکتے ہین نہائت راستی سے تمام معاملہ کیا جائیگا۔ اگر کوئی چیز ناپسند ہو۔ تو واپس لے لیجاویگی۔ لیکن خرچ آمد و رفت بذمہ خریدار ہوگا

احمد نور۔ مہاجر۔ سوداگر کابلی۔ قادیان

ضرورت نکاح

۵۔ مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے۔ اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہین۔ مدد خان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہین۔ خط و کتابت معرفت اڈیٹر ہو۔

۶۔ سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چھ سال ہوئے۔ کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہین اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے۔ اور آیندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہین۔ نکاح کی خواہش رکھتے ہین۔ زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہین وہ اڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہین۔

۹۔ گوئیکی کا ایک خوش شکل ۲۰ سالہ احمدی کاشتکار گجرات گوجرانوالہ سیالکوٹ۔ جہلم مین نکاح کرنا چاہتا ہے۔ جو صاحب اس کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہین وہ مجھ سے کرین۔ اکمل آف گوئیکی ضلع گجرات

۱۰۔ میرے ایک دوست کی لڑکی عمر گیارہ سال کیواسطے رشتہ کی ضرورت ہے۔ بدین شرائط۔ لڑکا احمدی۔ صحیح النسب مغل۔ انٹرنس پاس۔ عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو۔

راقم ن۔ و۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو

مفصلہ ذیل کتب بذریعہ بدر ایجنسی کو خرید و

کاسر الصلیب ... الالہ ... قیمت ...

اعجاز احمدی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی در تائید حضرت مسیح موعود قیمت ا ر

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتہم کا مباہلہ۔ اس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸ ر

جام شہادت مصنفہ جناب ثاقب صاحب مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ قیمت ۲ ر

القول الصحیح اُردو نظم۔ در تائید مسیح موعود مصنفہ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر قیمت ا ر

رویائے صالحہ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہین۔ قیمت ۴ ر

شہادت آسمانی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ۲ ر

الوصیۃ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت اقدس نے وصیت مین اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدون کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتین دی ہین۔

نور الدین مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامۃ۔ دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب جس مین بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے۔ قیمت ۸ ر

اسلام اور اس کا بانی ایک انگریز کا لیکچر۔ اسلام کی تائید مین قیمت ا ر

غلامی و عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب نقشہ نویس سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپا کر اس کارخانہ مین برائے فروخت ارسال کیا ہے۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے ترتیب دیا گیا ہے۔

غلامی ۳ ر عصمت انبیاء ۲ ر

البرہان الصحیح

تائید المسیح

آنہ ڈکشنری طالب علمون کیلئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ا ر

اسلام کی پہلی کتاب بچون کے لئے نہائت مفید ہے قیمت ۴ ر

نظم مستورات مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۲ ر

حیرت کی حیرانی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی مسیح موعود کی تائید مین قیمت ہر دو جلد ۹ ر

رسید زر

۹۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء نمبر ۹۲ ۔ چودہری خدا بخش صاحب ہے ر
۱۰ " " نمبر ۱۸۱۵ ۔ ماسٹر محمد علی صاحب ہے ر
۱۱ " " نمبر ۸۲۹ ۔ جلیل احمد صاحب عہ ر
۱۱ " " نمبر ۱۶۷۳ ۔ شیخ رحمت اللہ صاحب عا ۴ ر
۱۲ " " نمبر ۸۲۳ ۔ چودہری ثناء اللہ صاحب عہ ۲ ر
۱۴ " " نمبر ۱۸۶۲ ۔ سید عبد المجید صاحب ہے ر
۱۵ " " نمبر ۔ سردار خان صاحب بدر تبلیغ فنڈ عہ ر
۱۶ " " نمبر ۹۱۷ ۔ امام الدین صاحب ہے ر
۱۶ " " نمبر ۱۸۲۲ ۔ گل حسن صاحب ہے ۱۲ ر
۱۷ " " نمبر ۱۵۴۳ ۔ پیر محمد صاحب عہ ۸ ر
۱۷ " " نمبر ۹۳۱ ۔ سید عبد الستار شاہ صاحب ہے ر
۱۷ " " نمبر ۱۹۱ ۔ کرامت علی صاحب چہ ۲ ر
۱۷ " " نمبر ۱۶۵ ۔ میاں اللہ دتا صاحب عہ ۸ ر
۱۷ " " نمبر ۱۱۱۳ ۔ عزیز احمد صاحب ہے ر
۱۸ " " نمبر ۵۴۶ ۔ ماسٹر محمد دین صاحب ہے ر
۱۸ " " نمبر ۱۸۰۳ ۔ مستری محمد دین صاحب ہے ر
۱۹ " " نمبر ۸۶۸ ۔ شیخ احمد صاحب عہ ۲ ر
۱۹ " " نمبر ۱۵۱ ۔ قاضی خواجہ علی صاحب ہے ر
۱۹ " " نمبر ۱۱۵۶ ۔ فتح محمد صاحب ہے ر
۱۹ " " نمبر ۱۸۳۴ ۔ کبیر الدین صاحب ہے ر
۲۰ " " نمبر ۱۵۵۸ ۔ فتح محمد خان صاحب ہے ر
۲۱ " " نمبر ۸۹۱ ۔ شیخ عنایت اللہ صاحب عہ ۴ ر
۲۱ " " نمبر ۱۳۳۶ ۔ مولوی احمد علی صاحب عا ر
۲۱ " " نمبر ۱۴۲۵ ۔ مولوی عبد المجید صاحب عا ۱۴ ر
۲۲ " " نمبر ۱۴۳۵ ۔ علی احمد صاحب ہے ر
۲۳ " " نمبر ۱۵۹۵ ۔ الٰہی بخش صاحب عہ ر